Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوب لنڈن

معززین سے تعارف اور گفتگو

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد - ایم - اے - امام مسجد احمدیہ لنڈن کا تازہ مکتوب ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:-

دعوتیں اور پارٹیاں

آج کل سیاسی کام کی وجہ سے لنڈن میں بہت سے ہندوستانی آئے ہوئے ہیں۔ اور چونکہ موسم بھی نسبتاً اچھا ہے۔ اس لئے کثرت سے دعوتیں اور پارٹیاں وغیرہ ہو رہی ہیں۔ ایسے موقعوں پر ہمیں بھی عموماً دعوتی کارڈ آتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہے۔ ہم ان میں شامل ہونے۔ اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ لوگ بہت ہوتے ہیں۔ اس لئے زیادہ گفتگو کا موقعہ نہیں ملتا۔ یہاں کے طریق کے مطابق عام طور پر رسمی گفتگو ہوتی ہے مزاج پرسی کے بعد ملاقات پر اظہار خوشنودی کیا جاتا ہے۔ دوست واقف اگر آپس میں کوئی بات کرنا چاہیں۔ تو ایک طرف ہو کر سکتے ہیں۔ تقریر کوئی ہو تو سُن لی۔ اگر چائے ہو۔ کھڑے کھڑے یا بیٹھکر پیتے ہیں۔ اور سرسری اِدھر اُدھر کی باتیں کی جاتی ہیں پچھلے چند دنوں کی کیفیت مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں:-

لیڈی ولنگڈن کے اعزاز کی تقریب

۱۱ جولائی کو ہائی کمشنر آف انڈیا نے لیڈی ولنگڈن کے اعزاز میں Reception کا انتظام کیا تھا۔ رات کے دس بجے کا وقت مقرر تھا۔ جب دس بجے میں پہونچا۔ تو بہت سے لوگ موجود تھے۔ اور کثرت سے آرہے تھے۔ تھوڑی دیر میں اتنا ہجوم ہو گیا۔ کہ صرف کھڑے رہنے کی جگہ باقی رہ گئی۔ کام یہ تھا۔ کہ لیڈی ولنگڈن ایک کمرہ میں کھڑی تھیں۔ اور جو آتا تھا۔ وہ ان سے ہاتھ ملاتا تھا۔ وہاں تک پہونچتے ہوئے ایک گھنٹہ صرف ہوتا تھا۔ باقاعدہ Q بنا ہوا تھا۔ اور آہستہ آہستہ آدمی آگے جاتے تھے۔ عورتیں ایسے موقعوں پر نصف عریاں لباس میں مردوں کے ساتھ شامل ہوتی ہیں میں ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ ایک صاحب پنجاب کے معزز سکھ پاس سے گزرے۔ تو ان سے کچھ باتیں ہوئیں۔ ہر شخص کو میرے پاس سے گزرتے ہوئے کچھ وقت لگتا تھا۔ ان کے بعد ایک ممبر پارلیمنٹ آگئے اور کہنے لگے میرا خط آپ کو ملا۔ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کشمیر کے متعلق جو سوالات آپ نے مجھے دیئے تھے۔ وہ کل پارلیمنٹ میں نے پوچھے تھے۔ اور جوابات کی نقل آپ کو بھیجی تھی۔

میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور جوابات کا مفہوم ان سے پوچھا اتنے میں بھائی پرمانند صاحب آگئے۔ تعارف کے بعد کہنے لگے۔ کس قدر لوگ ہیں۔ وہ بھی دیسی لباس میں تھے۔ تھوڑی دیر میرے پاس کھڑے تماشہ دیکھتے رہے۔ ان کے بعد چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب تشریف لے آئے۔ میرے پاس ان کی ہوائی ڈاک تھی۔ جو انہیں کی وہ انہوں نے Q میں کھڑے کھڑے پڑھی۔ اتنے میں ایک معزز انگریز اس موقعہ پر پہونچے۔ واقفیت تو تھی نہیں۔ مگر چونکہ میں آگے کھڑا تھا۔ اور وہ مجھ سے گزر کر آگے جانا چاہتے تھے۔ اور بغیر بات کئے انہیں آگے جانا نہ تھا۔ بے ساختہ کہنے لگے I have mislaid my wife میں نے کہا اچھا ہوا۔ چند منٹ کی آزادی آپ کو نصیب ہو گئی۔ اور اسے بھی کچھ فرصت مل گئی۔ ہنس کر کہنے لگے۔ بات تو بالکل ٹھیک ہے۔ مگر گھر جا کر جو فساد ہو گا۔ اس کی فکر ہے۔ اس کے بعد خلیفہ شجاع الدین صاحب اس جگہ پہنچ گئے۔ وہ چونکہ پچھلے اتوار مسجد میں تشریف نہ لا سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے فرمایا۔ میں نے اگلا اتوار مسجد کے لئے خالی رکھا ہے۔ اور اپنی ڈائری نکال کر دکھائی۔ میں نے کہا۔ بہت خوشی سے۔ آپ تشریف لائیے۔ لارڈ اروِن جیسے لوگ بھی اسی لائن میں آہستہ آہستہ تشریف لے جا رہے تھے۔ مجھ سے ذرا دُور تھے۔ ورنہ ان سے بھی کچھ نہ کچھ گفتگو ہوتی

وزیر ہند سے گفتگو

وزیر ہند ہاتھ ملا کر لیڈی ولنگڈن کے پاس سے دوسری طرف واپس آرہے تھے۔ چونکہ ان سے پہلے ایک دفعہ جب انہوں نے دعوت کی تھی میری ملاقات ہو چکی تھی۔ اس لئے میں نے کہا Good evening انہوں نے جواب دیا Good evening مزاج پرسی کے بعد کہنے لگے۔ کس قدر ہجوم ہے۔ میں نے کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ آپکی وائسرینی Popular ہے۔ کہنے لگے۔ ہاں دونوں تعجب خیز ہیں۔ بہت کام کرتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ان کی عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے واقعی تعجب خیز ہیں۔ مگر کے کام کے لحاظ سے میں سمجھتا ہوں۔ آپ بھی ان سے کم نہیں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب مجھے بتا رہے تھے۔ کہ آپ آج کل کسقدر معروف ہیں۔ کہنے لگے ہاں معروفیت واقعی بہت سخت ہے لیکن میں چاہتا ہوں۔ ہندوستان کا کچھ بھلا ہو جائے۔ اور مسلمانوں کے لئے بھی جو کچھ ہو سکتا ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ میں نے کہا۔ آپکے متعلق ہندوستان میں بہت اچھی رائے ہے۔ لوگ آپ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور مسلمان آپکی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہنے لگے۔ مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں نے کہا مسلمانوں کو آپ پر اعتماد ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں یہ اعتماد ضائع نہیں جائے گا۔ اتنے میں وہاں مسز ڈینی سن راس معہ بیوی آگئے۔ پھر انڈیا آفس کے ایک اور صاحب مل گئے۔ غرض یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور میں رات کے ½ ۲ بجے مکان پر واپس پہونچا:-

نیشنل لیگ کی تقریب

۱۲ جولائی کو نیشنل لیگ کا ایک Reception تھا۔ یہ ایک سیاسی لیگ ہے۔ اس کی بنیاد مس براڈ ہرسٹ نے ڈالی تھی۔ جسے میں جانتا تھا۔ اب مس فار کوہرسن اسکی صدر ہے۔ اس کی اغراض میں سے ایک یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ برطانیہ اور عالم اسلامی کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ اس لیگ میں پہلی دفعہ میرا ایک لیکچر بھی ہوا تھا۔ راؤنڈ ٹیبل کے سلسلہ میں جو مسلمان مندوبین آتے رہے ہیں۔ ان کے اعزاز میں اس لیگ کی طرف سے Reception وغیرہ ہوتے ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے۔ کہ اس لیگ نے مسلمان مندوبین کے لیکچر ممبران پارلیمنٹ کے لئے وہاں کرائے تھے جس میں سر آغا خاں۔ اور دوسرے لوگوں کے علاوہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی تقریر کی تھی۔ جو خالصتہً اسلام کی تبلیغ تھی۔ مس فار کوہرسن اب یہ چاہتی ہے۔ کہ لندن کے مرکز میں گورنمنٹ سے ایک ٹکڑا زمین حاصل کر کے وہاں ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کرے جو اسلامی کلب کا کام دے۔ اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد بھی ہو جہاں لوگ نماز بھی پڑھ سکیں۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ اس میں کہاں تک کامیاب ہو گی۔ لیکن اسکی کوشش ضرور ہے۔ چنانچہ جو جلسہ ہوا ہے۔ اس میں چندہ بھی کیا گیا ہے۔ میں بھی اس جلسہ میں شریک تھا۔ وہاں بعض لوگوں سے مذہبی گفتگو کا بھی کچھ موقعہ مل گیا۔ وہ اس طرح کہ بعض نے دریافت کیا۔ مسجد کی تحریک وہی ہے۔ جس کے لئے لارڈ ہیڈلے نے روپیہ وصول کیا تھا۔ میں نے کہا۔ یہ بالکل الگ ہے۔ اس پر یہ پوچھا گیا۔ کہ ہماری مسجد کا ان سے کیا تعلق ہے۔ اور ہم میں اور ان میں فرق کیا ہے وغیرہ۔ وہاں فلبی صاحب بھی ملے باقاعدہ داڑھی رکھی ہوئی ہے ایک جگہ جمگھٹا سا نظر آیا۔ بعض نے مجھ سے پوچھا۔ کہ داڑھی والا کون ہے۔ چونکہ میں دور تھا۔ اس لئے پہچان نہ سکا۔ ایک نے کہا۔ ایرانی ہے۔ دوسرے نے کہا۔ ترک ہے۔ اتنے میں وہ خود میرے پاس آگئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ میں آواز سے فوراً پہچان گیا۔ اور کہا۔ ہاں۔ السلام علیکم۔ انہوں نے جواب دیا۔ وعلیکم السلام اھلاً وسھلاً۔ پھر میں نے دوستوں سے ان کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد وہ اپنی بیوی کو لائے۔ وہ مجھے جانتی تھیں۔ خوشی سے ملیں۔ ہنستے ہوئے کہنے لگیں۔ دیکھو فلبی نے کتنی بڑی داڑھی رکھوئی ہے۔ میں نے کہا۔ بہت اچھی لگتی ہے۔ انہوں نے مسجد میں آنے کا وعدہ کیا۔ مسٹر حبیب اللہ لوگو آئے۔ کہ حاجی رشید احمد صاحب سے تعارف کرا دو۔ پھر مسز ہملٹن آئیں۔ اور سفارش کی۔ کہ لارڈ لوگ چاہتا ہے۔ چوہدری صاحب کی پارٹی میں شریک ہو۔ چوہدری صاحب ۱۹ تاریخ کو لیڈی ولنگڈن کی دعوت کر رہے ہیں۔ آپ چوہدری صاحب سے کہیں۔ میں نے کہا۔ اچھا۔ میں ذکر کرونگا:-

ہندوستانی مندوبین کی دعوت

۱۳ جولائی کو حکومت برطانیہ کی طرف سے ہندوستانی مندوبین کے اعزاز میں Hampton Court Palace. میں ایک Reception تھا۔ وہاں بھی کئی لوگوں سے ملنے کا موقعہ مل گیا۔ سر عبدالقادر صاحب ملے۔ انہوں نے اپنے لڑکے سے تعارف کرایا جو کیمبرج میں پڑھتا ہے۔ مسجد میں آنے کا وعدہ کیا۔ وزیر ہند کی بیوی سے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

لنڈن میں اشاعتِ اسلام

جماعت احمدیہ کی کامیابی کے مقابلہ میں آریوں کی ناکامی

جماعت احمدیہ کی بے مثال قربانی

خدا تعالےٰ کی طرف سے جو جماعت قائم ہوتی ہے۔ وہ باوجود اپنی قلت اور بے سروسامانی کے۔ اور باوجود چاروں اطراف سے مخالفوں میں گھرے ہونے کے ایسے عظیم الشان کام سرانجام دیتی۔ اور قربانی وایثار کی ایسی شاندار مثالیں پیش کیا کرتی ہے۔ کہ دنیا دنگ رہ جاتی ہے۔ یہی نظارہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے جماعت احمدیہ کیا بلحاظ تعداد۔ اور کیا بلحاظ مال و دولت ایک نہایت چھوٹی سی۔ اور غریب جماعت ہے۔ اسی وجہ سے اس کے اندرونی اور بیرونی مخالفین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور وہ ہر رنگ میں اسے کچلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے مذہبی میدان میں جس سرفروشی۔ اور مالی قربانی کا ثبوت وہ پیش کر رہی ہے۔ اس کی مثال کسی بڑی سے بڑی۔ اور مالدار سے مالدار قوم میں بھی نہیں مل سکتی۔ اور جو کامیابی اسے حاصل ہو رہی ہے۔ وہ بے مثال ہے۔

جماعت احمدیہ کی کامیابی

ہندوستان میں کئی ایک مذہبی سوسائٹیاں ایسی ہیں جنہیں اپنی کثرت اور اپنی دولت وثروت پر بڑا ناز ہے۔ جو اثر و رسوخ میں بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ وہ اپنے بلند بانگ دعاوی کے باوجود اپنے مذہب کی اشاعت میں نہ تو وہ جوش وخروش رکھتی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ میں پایا جاتا ہے۔ اور نہ میدان عمل میں مالی اور جانی ایثار کا ثبوت اس نسبت کے رو سے پیش کر سکتی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں انہیں حاصل ہے اور کہا جا سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ دین کی خاطر جو اخلاص اور فداکاری دکھا رہی ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ یہ نہیں دیکھتا۔ کہ کوئی قوم کتنی بڑی ہو کر کس قدر ظاہری سامان سے کام لیتی ہے۔ بلکہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کی راہ میں صدق دل سے اپنی طاقت وہمت کے لحاظ سے انتہائی قربانی کرنے والے کون لوگ ہیں۔ اور پھر وہ ان کی جد وجہد کے مقابلہ میں بہت بڑھ چڑھ کر کامیابی عطا کرتا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ بھی اس کے رحم اور فضل کے ماتحت اپنی مساعی کے مقابلہ میں نہایت شاندار نتائج حاصل کر رہی ہے۔ اور ان میدانوں میں کامیاب ہو رہی ہے۔ جہاں بہت بڑے ساز وسامان رکھنے والے ناکام ہو رہے ہیں اور اپنی ناکامی کا خود اقرار کر رہے ہیں؂

لنڈن میں تعمیر مسجد کا شرف

یہ جماعت احمدیہ کے مخلصانہ ایثار وقربانی کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کے فضل وکرم کو اس رنگ میں جذب کیا۔ کہ دنیا کی سب سے بڑی حکومت کے دارالسلطنت میں اور تثلیث کے سب سے بڑے مرکز لنڈن میں خدائے واحد کی پرستش کے لئے خانۂ خدا بنانے کی توفیق حاصل ہوئی۔ —— یہ وہ شرف ہے۔ جو اس وقت تک کسی بڑی سے بڑی اسلامی حکومت کو بھی حاصل نہ ہوا۔ اور نہ ان کروڑوں مسلمانوں کے حصہ میں آیا۔ جو حکومت برطانیہ کے ماتحت بستے ہیں۔ اور جن میں بڑی بڑی ریاستوں کے حکمران اور بے شمار دولت کے مالک بھی موجود ہیں۔ یہ سعادت خدا تعالےٰ نے غریبوں۔ اور مفلسوں کی اسی جماعت کو بخشی۔ جس کا نام جماعت احمدیہ ہے۔ اور جسے خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے لنڈن میں مسجد تعمیر ہونے کے بعد صاحب اثر ورسوخ۔ اور مالکان دولت وثروت کو بھی خیال آیا۔ اور لاکھوں روپیہ انہیں مہیا بھی ہو گیا۔ لیکن اس وقت تک سوائے سکیمیں بنانے کے وہ کچھ نہ کر سکے۔ اور ان کی سکیموں کا بھی جو حشر ہو رہا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ اس خبر سے لگ سکتا ہے جو حال ہی میں لنڈن سے موصول ہوئی۔ کہ سر آغا خاں اور لارڈ ہیڈلے سے مجوزہ مسجد کا نقشہ تیار کرنے کا معاوضہ وصول کرنے کے لئے عدالت میں دعوے دائر کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے لنڈن میں مسجد اور دار التبلیغ تعمیر کرنے کا جو کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ وہ کتنی بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس سے خدا تعالےٰ کے کتنے بڑے فضل کا ثبوت ملتا ہے؂

لنڈن میں احمدیہ مشن کا قیام

پھر یہ شرف بھی صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ کہ کئی سال سے لنڈن میں تبلیغی مشن قائم کیا ہوا ہے۔ اور اس وقت تک نہایت کامیابی کے ساتھ وہ چل رہا ہے۔ اور روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو تو آج تک یہ ہمت ہی نہیں ہوسکی۔ کہ تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے یورپ کی طرف رخ کریں۔ اور کوئی معمولی سے معمولی انتظام لنڈن یا کسی اور جگہ کر سکیں۔ لیکن دیگر مذاہب کے لوگ۔ اور خاص کر آریہ صاحبان جو ایک عرصہ ہوا۔ یہ دعوے لے کر اٹھے تھے۔ کہ ساری دنیا کو ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لے آئیں گے۔ اور جو نہایت مالدار قوم ہے۔ اسے بھی اس بارے میں سوائے ناکامی کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اور وہ بھی انگلستان کی مشکلات۔ اور وہاں کے اخراجات کی وجہ سے اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئی ہے؂

لنڈن میں کانگرس کی ناکامی

یہی نہیں۔ بلکہ سیاسی نقطہ نگاہ سے کانگرس نے بھی جب لنڈن میں اپنی ایک شاخ قائم کی۔ تو وہ بھی زیادہ عرصہ نہ رہ سکی۔ اور آخر اخراجات کی مشکلات کی وجہ سے اسے بند کر دیا گیا حالانکہ کانگرس سرمایہ داروں۔ اور دولت مندوں کی انجمن ہے۔ اور سیاسی اغراض کی خاطر وہ پانی کی طرح روپیہ بہاتی رہی ہے؂

لنڈن میں ہندو سبھا

حال میں جب یہ اطلاع آئی۔ کہ لنڈن میں ایک ہندو سبھا قائم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ جو کہ ہندوؤں کے نقطہ نگاہ کو انگریزی پبلک کے سامنے رکھے۔ اور ہندو مفاد کی حفاظت کرے۔ تو جہاں ہندو اخبارات نے اسے "مبارک تحریک" قرار دیا۔ اور اس کی ضرورت کا پُر زور الفاظ میں اقرار کیا۔ وہاں "پرتاپ" (۲۷۔ جولائی) نے یہ بھی لکھا۔ کہ

"اس کی کامیابی کی کوئی صورت نہیں۔ لنڈن کی فضا کسی بھی ہندوستانی تحریک کے لئے موافق نہیں"

آریہ سماج کی ناکامی

یہ یوں ہی نہیں لکھ دیا گیا۔ بلکہ اس کے ثبوت میں واقعات اور ایک عرصہ کے تجربہ شدہ حالات پیش کئے گئے ہیں۔ وہ حالات سیاسی بھی ہیں۔ اور مذہبی بھی۔ سیاسی پہلو سے انڈین نیشنل کانگرس کی شاخ لنڈن" کی ناکامی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور مذہبی پہلو کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھا ہے:-

"لنڈن میں ہندوستان کی مذہبی سرگرمیوں کو بھی رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن سپھلتا (کامیابی) نہ ہوئی۔ کئی موقعوں پر آریہ سماج وہاں کھولا گیا۔ لیکن بہت دیر تک چل نہ سکا۔ ویدانت کا پرچار کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ لیکن جہاں امریکہ جیسے دنیاداُر ملک میں رام کرشن مشن جڑ پکڑ گیا۔ وہاں انگلستان کی زمین اس کے لئے بنجر ثابت ہوئی۔ اس کی وجہ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ لنڈن میں جو بھی کام کیا جائے۔ وہ بہت روپیہ مانگتا ہے۔ پھر مشکل یہ ہے۔ کہ ایک بار خرچ کر دینے سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ لگاتار خرچ کرنا پڑتا ہے۔ وہاں ہر ایک چیز گراں ہے۔ اپدیش کے لئے ہال کی ضرورت ہو تو وہ بھی کرایہ کے بغیر نہیں ملتا۔ مطلوبہ رقم نہ کانگرس خرچ کر سکی۔ اور نہ آریہ سماج"

ناکامی کی پیش کردہ وجہ

لنڈن میں آریہ سماج کی بحیثیت مذہب ناکامی کا یہ کھلا کھلا اعتراف ہے۔ وہاں ایک بار نہیں۔ بلکہ کئی موقعوں پر آریہ سماج کھولا گیا۔ لیکن بہت دیر تک نہ چل سکا" اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ "مطلوبہ رقم" آریہ سماج خرچ نہ کر سکی۔ کیوں نہ کر سکی اس لئے کہ "وہاں ہر ایک چیز گراں ہے" یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ "وہاں ہر ایک چیز گراں ہے" لیکن آریہ سماج کی ناکامی کی ساری ذمہ داری اس پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ کیونکہ اگر یہی وجہ تھی۔ تو یہ تو پہلی بار ہی معلوم ہو چکی تھی۔ بلکہ اس سے بھی پہلے گھر بیٹھے ہی آریہ جانتے تھے۔ کہ "لنڈن میں ہر ایک چیز گراں ہے۔ اپدیش کے لئے ہال کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی کرایہ کے بغیر نہیں ملتا" پھر وہاں آریہ سماج کھولا ہی کیوں گیا۔ اور اگر ایک بار کھول دیا گیا تھا۔ تو پھر ہر ایک چیز کے گراں ہونے کا پورا پورا علم حاصل ہو جانے کے بعد۔ اور وہاں کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھنے کا تجربہ ہو جانے کے بعد بار بار کیوں کھولا جاتا رہا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اخراجات کی مشکل اتنی بڑی وجہ نہیں۔ بلکہ اصل وجہ کوئی اور ہے:-

انگلستان اور ویدک دھرم کا پرچار

پھر جب اسی مضمون میں "پرتاپ" نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ "انگلستان میں ویدک دھرم کے پرچار سے ہندوستان کی کایا پلٹ ہو سکتی ہے" تو کیا وجہ ہے۔ کہ ویدک دھرم کے پیرو نہایت مالدار ہونے کے باوجود ہندوستان کے اچھوتوں میں تو لاکھوں روپیہ صرف کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا۔ لیکن انگلستان میں ویدک دھرم کے پرچار کا نام تک نہیں لیتے۔ بلکہ اخراجات کی زیادتی کا بہانہ پیش کرتے ہیں۔ انہیں تو ہندوستان میں اپنی ساری سرگرمیاں بند کر کے۔ اور اپنا سارا مال ومتاع خرچ کر کے بھی انگلستان میں ویدک دھرم کا پرچار کرنا چاہیئے۔ تاکہ نہ صرف انگلستان ویدک دھرم کے جھنڈے تلے آجائے۔ بلکہ ہندوستان کی بھی کایا پلٹ جائے"

آریہ سماج کی ناکامی کی اصل وجہ

اس دعوے کے باوجود ان کا اس وقت تک لنڈن میں معمولی سی آریہ سماج بھی قائم نہ کر سکنا بتاتا ہے۔ کہ ان کے رستہ میں کوئی ایسی مشکل حائل ہے۔ جسے وہ بار بار کی کوشش کے باوجود اس وقت تک دُور نہیں کر سکے۔ اور وہ مشکل یہی ہے کہ لنڈن کی فضا میں ویدک دھرم کا پودا پنپ نہیں سکتا۔ اور ویدک دھرم کے عجیب وغریب اصول کوئی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اگر یہ وجہ نہ ہوتی۔ اور ویدک دھرم کو لنڈن میں ایک ذرہ بھر بھی قبولیت حاصل ہو سکتی۔ تو آریہ نہ اس بات کی پرواہ کرتے۔ کہ "وہاں ہر ایک چیز گراں ہے" نہ یہ مشکل انہیں نظر آتی۔ کہ "اپدیش کے لئے ہال کی ضرورت ہو۔ تو وہ بھی کرایہ کے بغیر نہیں ملتا" وہ ہر قسم کے اخراجات خوشی سے برداشت کرتے۔ اور اس پر پھولے نہ سماتے۔ چونکہ انہیں قطعاً کامیابی نہ ہوئی۔ اور کئی بار کی کوشش کے باوجود کامیابی نہ ہوئی۔ اس لئے ناامید اور مایوس ہو کر بیٹھ گئے:-

جماعت احمدیہ کی قربانی اور خدا کا فضل

دراصل کامیابی ہی انسان کو بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار کرتی ہے۔ اور مذہب میں کامیابی۔ اور اطمینان محض خدا تعالےٰ کے فضل سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جسے سچا مذہب ہی جذب کر سکتا ہے۔ چونکہ آریہ سماج خدا تعالےٰ کے اس فضل سے محروم ہے اس لئے نہ اسے کامیابی حاصل ہوئی۔ اور نہ اس میں مالی قربانی کرنے کی ہمت رہی۔ اور آج وہ اپنی ناکامی کا کھلے طور پر اعتراف کر رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کی دُنیا کی نظر میں نہایت معمولی۔ اور حقیر قربانی کو اس اخلاص کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ پیدا ہوا۔ قبولیت کا شرف بخشا اور اس کے نہایت شاندار نتائج پیدا کئے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ یہ جانتی ہوئی۔ کہ "لنڈن میں جو بھی کام کیا جائے۔ وہ بہت روپیہ مانگتا ہے" اور یہ سمجھتی ہوئی۔ کہ "ایک بار خرچ کر دینے سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ لگاتار خرچ کرنا پڑتا ہے" روز بروز مالی قربانی میں آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ اور آج جبکہ آریہ یہ فیصلہ کر بیٹھے ہیں۔ کہ "لنڈن کی فضا کسی بھی ہندوستانی تحریک کے لئے موافق نہیں" جماعت احمدیہ کا کامیاب تبلیغی مشن ثابت کر رہا ہے۔ کہ اسلام لنڈن کی فضا میں بھی ترقی کر سکتا۔ اور کر رہا ہے:-

جماعت احمدیہ کی فتح ونصرت

جماعت احمدیہ کی یہ کامیابی کوئی معمولی کامیابی نہیں۔ اس سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں جماعت احمدیہ کی قربانیاں اپنی مثال نہیں رکھتیں۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضور وہ قربانیاں شرف قبولیت حاصل کر رہی ہیں۔ اور جس میدان میں دوسروں کو ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ وہاں جماعت احمدیہ فتح ونصرت کا جھنڈا گاڑنے میں کامیاب ہو چکی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی تائید ونصرت اس کے ساتھ ہے:-

رشوت ستانی اور حکومت پنجاب

پنجاب کونسل کے حال کے اجلاس میں فنانس ممبر نے سرکاری ملازمین کی رشوت ستانی کے متعلق جو بیان دیا۔ اس میں کہا۔ کہ:-

"یہ لعنت اس قدر عام اور اس قدر وسیع الاثر ہے۔ کہ حکومت اس کا کچھ علاج نہیں کر سکتی" یہ اعتراف عجز نہایت ہی افسوسناک بلکہ خطرناک ہے۔ کیا رشوت خور ملازمین کے بے جا حوصلے یہ معلوم کر کے اور زیادہ نہ بڑھ جائیں گے۔ کہ حکومت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اور کیا صرف یہ علاج کارگر ہو سکتا ہے۔ کہ "عوام کو چاہیئے۔ کہ وہ راشی اور مرتشی دونوں کو حقارت کی نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیں" جب رشوت ستانی کا اس قدر دَور دَورہ ہو۔ تو ایسے عوام مل ہی کہاں سکتے ہیں۔ حکومت کو اس بارے میں ضروری انتظامات کرنے چاہئیں۔ جب سر مائیکل اڈوائر نے اپنے زمانہ گورنری میں اس طرف توجہ کی۔ تو اصلاح کی امید بندھ گئی تھی۔ اب بھی بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اور نہایت ضروری ہے۔ کہ حکومت اظہار عجز کی بجائے ضروری انتظامات کرے:-

بے پردگی کا نتیجہ برہنگی

اسلامی پردۂ نسواں کے متعلق بے پردگی کے حامیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ زمانۂ جہالت کی رسم ہے۔ جسے موجودہ روشنی کے زمانہ میں قائم نہیں رہنا چاہیئے۔ اور اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ پردہ میں رہنے کی وجہ سے عورتوں کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ لیکن جس رنگ کی ان میں روشنی پھیل رہی۔ اور ترقی کی جا رہی ہے۔ اس کے رو سے اب یہ حالت پیدا ہو رہی ہے۔ کہ معمولی لباس کو بھی پردہ میں شامل کیا جا رہا ہے۔ اور صحت وتندرستی کی عمدگی کے لئے مادرزاد برہنگی ضروری بتائی جا رہی ہے۔ چنانچہ یورپ میں مردوں۔ اور عورتوں کے برہنہ رہنے کی جو تحریک شروع ہو چکی ہے۔ اور جو اس وقت تک کئی ممالک میں پھیل گئی ہے۔ اس کی بنا بھی یہی بتائی جاتی ہے۔ کہ اس طرح صحت اچھی رہتی ہے۔ چنانچہ برہنہ رہنے والوں کی ایک بستی کے جو حالات "پرتاپ" (۳۱- جولائی) نے شائع کئے ہیں۔ ان میں لکھا ہے:-

"اس کالونی کے بسنے والے نہایت تندرست وتوانا ہیں۔ ان کی بیویاں بچے نہایت خوشی کی حالت میں رہتے ہیں"

اگر بے پردگی کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو ہر ملک میں "نہایت تندرست" اور "نہایت خوشی کی حالت میں" رہنے کے بہانے سے یہی حالت پیدا ہو جائے گی:-

87

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے

ارشادات کی اشاعت

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا ثُمَّ اَدَّاھَا کَمَا سَمِعَھَا یعنے اللہ تعالےٰ خوش وخرم رکھے اس شخص کو جس نے میری بات سنی۔ اور پھر اسے بعینہٖ لوگوں تک پہنچایا حضور کی اس دعائے خیر سے حصہ لینے کے لئے میرا ارادہ ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ احادیث جو عام طور پر اردو دان طبقہ کے علم سے باہر ہیں۔ باقساط مناسب اخبار "الفضل" کے ذریعہ شائع کروں۔ تاکہ حضور کی دعا کی برکت سے میرے ہم وغم دور ہوں۔ اور تاکہ جو لوگ اخبار "الفضل" پڑھتے ہیں۔ وہ ان احادیث کو اخبار میں پڑھ کر اپنے اہل وعیال اور دوستوں اور واقفوں کو سنا کر حضور کی اس دعا کا مورد بن سکیں۔ میں آج کل مسند امام احمد بن محمد بن حنبل پڑھ رہا ہوں۔ ارادہ ہے۔ کہ اسی سے ایسی احادیث جو عام طور پر مشہور نہیں شائع کروں۔ وباللّٰہ التوفیق احباب سے یہ درخواست ہے۔ کہ جب اخبار "الفضل" کے اس سلسلہ میں احادیث کا مطالعہ کریں۔ تو لازماً حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کو اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب تک ضرور پہنچائیں۔ ذیل میں پہلی قسط درج کی جاتی ہے۔ جس کی سرخی حضور سرور کائنات کے کلمات طیبات ہوگی۔ کیونکہ اکثر حضور کے کلمات ہی اس میں درج ہوں گے۔ گو علاوہ کلمات کے آپ کے سوانح اور صحابہ کرام کے حالات بھی درج کئے جائیں گے۔

حضور سرور کائنات کے کلمات طیبات

(۱)

حضرت زبیر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ جنگ احد میں کافروں نے مسلمان شہیدوں کے ناک کان کاٹ کر شکل بگاڑ دی تھی جب جنگ ختم ہو چکی۔ تو ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان عورت دوڑی دوڑی مقتولوں کی طرف جا رہی ہے۔ اور قریب ہے کہ وہاں تک پہنچ جائے۔ حضور علیہ السلام نے جب یہ دیکھا۔ تو ناپسند کیا۔ کہ وہ عورت مقتولوں کو ایسی حالت میں دیکھے۔ آپ نے فرمایا۔ اس عورت کو روکو۔ جلدی روکو۔ حضرت زبیر رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے دیکھا۔ تو وہ عورت میری والدہ صفیہ ہیں۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔ میں حضرتؐ کا حکم سنکر دوڑ کر گیا۔ اور نعشوں تک پہنچنے سے پہلے پہلے اپنی ماں کے سامنے کھڑا ہو کر اسے آگے جانے سے روکدیا اس پر میری ماں نے میری چھاتی پر زور سے مکہ مار کر کہا۔ کہ پرے ہٹ مجھے جانے دے۔ اور میری ماں بڑی دلیر اور زبردست عورت تھی۔ میں نے کہا۔ کہ اماں میں تجھے نہیں روکتا۔ بلکہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھے مقتولوں کے دیکھنے سے روکتے ہیں۔ اس پر میری ماں فوراً رک گئی۔ اور دو چادریں نکال کر مجھے دیں۔ اور کہا۔ کہ مجھے اپنے بھائی حمزہ (حضرت کے چچا) کے قتل کی خبر پہنچ چکی ہے۔ اور میں مدینہ (احد مدینہ سے تین میل پر ہے) سے اس کے کفن کے لئے یہ چادریں لائی ہوں۔ انہی میں سے اسے کفن دینا۔ راوی کہتا ہے۔ کہ ہم وہ چادریں لے کر حضرت حمزہؓ کے پاس پہنچے۔ اور چاہا۔ کہ ان کو کفن پہنائیں۔ کہ یکدم ہماری نظر ایک انصاری پر پڑی۔ جو حمزہ کے پہلو میں پڑا ہوا تھا۔ اور کافروں نے اس سے بھی حمزہ والا سلوک کیا تھا۔ مگر اس کے کفن کے لئے ایک چادر بھی نہ تھی۔ اس پر ہمیں بڑی شرم محسوس ہوئی۔ کہ ہم اپنے ماموں حمزہ کو دو دو چادریں پہنائیں۔ جبکہ دوسرے مسلمان کے لئے ایک چادر بھی نہ ہو۔ اس پر ہم نے ایک چادر حمزہؓ کو اور دوسری چادر اس انصاری کو اڑھا کر دونوں کو دفن کر دیا۔

(۲)

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے اپنے دو غلام جو بھائی بھائی تھے۔ الگ الگ خریداروں کے ہاتھ بیچ دیئے پھر جب میں نے اس امر کا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی جاؤ۔ اور دونوں غلام واپس لے آؤ۔ اور جب انہیں بیچو۔ تو ایک ہی خریدار کے ہاتھ بیچو۔ تاکہ وہ دونوں بھائی بھائی اکٹھے رہیں۔ جدا نہ ہوں۔

(۳)

عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے۔ رمضان کے روزے رکھے۔ اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھے۔ اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے۔ تو اسے قیامت کے روز کہا جائے گا۔ کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو

(۴)

عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ مسجد سے نکل کر باہر گئے۔ میں بھی دور سے آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ آپ ایک باغیچہ میں داخل ہوئے۔ اور قبلہ رخ ہو کر سجدہ میں گر گئے۔ اور اتنی دیر تک سجدہ میں پڑے رہے۔ کہ مجھے گھبراہٹ پیدا ہوگئی کہ حضرت کہیں فوت ہی نہ ہو گئے ہوں۔ میں آگے بڑھ کر آپ کے پاس پہنچا۔ اتنے میں آپ نے سجدہ ختم کرکے سر اٹھایا۔ اور فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا۔ میں عبدالرحمٰن بن عوف ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے کہا۔ حضور نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔ کہ مجھے وہم پیدا ہو گیا۔ کہ حضور کا وصال نہ ہو گیا ہو۔ آپ نے فرمایا عبدالرحمٰن میرے پاس جبرئیل آیا۔ اور مجھے خوشخبری دی۔ کہ جو شخص تجھ پر درود بھیجے گا۔ اللہ تعالےٰ اس پر درود بھیجے گا۔ اور جو شخص تیرے لئے سلامتی کی دعا کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے سلامت رکھیگا۔ اس پر میں نے یہ شکریہ کا سجدہ کیا تھا۔

(۵)

عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ خدا کی راہ میں صدقہ وخیرات کرنے سے کبھی انسان کا مال کم نہیں ہوتا۔ پس تم لوگ اس کی راہ میں صدقہ کیا کرو۔ اور جو شخص کسی کے ظلم یا توہین کو اللہ تعالےٰ کی خاطر معاف کرتا ہے۔ اور بدلہ نہیں لیتا۔ اس سے معاف کرنیوالے کی عزت کم نہیں ہوتی۔ بلکہ بڑھ جاتی ہے۔ اور جو شخص مانگنے اور سوال کرنے کا دروازہ کھولتا ہے۔ اللہ بھی اس پر محتاجی اور فقیری کا دروازہ کھولدیتا ہے۔ پس لوگوں سے مت مانگا کرو۔

(۶)

حضرت زبیرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانو! تم میں بھی پہلی قوموں کی بیماریاں پیدا ہو جائینگی مثلاً حسد اور بغض اور دیکھو آپس میں بغض رکھنا دینداری کو جڑ سے اکھیڑ دینے والا ہے۔ اور قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ کہ تم کبھی جنت میں نہیں جا سکتے۔ جب تک کہ مومن نہ بنو۔ اور کبھی مومن نہیں بن سکتے۔ جب تک آپس میں محبت نہ رکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کا مسیحؑ اور انجیل کا یسوعؔ

غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تتبّع میں

بعثت مسیح موعودؑ کا زمانہ

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق ایسے زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ جبکہ عیسائیوں نے الوہیت مسیح ناصری کے ستون پر تثلیث کا ایک قصر عظیم کھڑا کر رکھا تھا۔ جبکہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ السلام کی ذات والاصفات پر طرح طرح کے اعتراضات کئے جاتے تھے۔ جبکہ مقابلہ مسیح و محمدؐ کو عیسائیت کی فتح کے لئے سب سے بڑا حربہ سمجھ رکھا تھا۔ خدا کے پیارے مسیح موعود نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے ماتحت "کسر صلیب" کا عظیم الشان کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور وفات مسیح۔ حقیقت صلیب۔ رد تثلیث کے کام کو سرانجام دینے کے علاوہ یسوع کی شخصیت کو ازروئے بائیبل ایسی صفائی سے بے نقاب کیا۔ کہ عیسائیت کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ ان دل آزار تحریروں کے جواب میں جن میں عیسائی مصنفین نے ہمارے آقائے نامدار محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک اور مقدس ذات پر نہایت ہی نخش اور گندے اعتراضات کئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجیلی یسوع کی اصل تصویر تمام دنیا کو دکھا دی ؏

غیر احمدیوں کا اعتراض

عیسائیوں کا اس پر چیں بجبیں ہونا ایک طبعی امر تھا۔ مگر زیادہ تعجب انگیز امر یہ وقوع میں آیا۔ کہ غیر احمدی علماء نے بھی اس پر طرح طرح کے اعتراضات کئے۔ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں صاف اور واضح الفاظ میں تحریر فرما دیا تھا۔ کہ قرآنی مسیح کو ہم نبی و رسول مانتے ہیں۔ مگر انجیلی یسوع ہرگز ہرگز قرآن کا بیان کردہ نبی نہیں ہو سکتا۔ اور ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ انجیل کی رو سے بطور الزام ہے۔ مگر پھر بھی علماء اعتراض سے باز نہ آئے ؏

حضرت مسیح موعود کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے لوگوں کے متعلق تحریر فرمایا۔

(۱) "مسلمانوں کو واضح رہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ اور حضرت موسےٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا۔ اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ حاشیہ)

(۲) "ھذا ما کتبنا من الاناجیل علٰی سبیل الالزام وانا نکرم المسیح۔ ونعلم انہ کان تقیاً ومن انبیاء الکرام" (ترغیب المومنین صفحہ ۱۹ حاشیہ)

یعنے ہم نے یہ جو کچھ (یسوع کے متعلق) لکھا ہے۔ محض اناجیل کی رو سے بطور الزام لکھا ہے۔ ورنہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ وہ نہایت پاک انسان اور انبیاء کرام میں سے تھے۔

(۳) "ہم اس سچے مسیح کو مقدس اور پاک جانتے اور مانتے ہیں۔ جس نے نہ خدائی کا دعوےٰ کیا۔ نہ بیٹا ہونے کا اور جناب محمد مصطفےٰ کے آنے کی خبر دی۔ اور ان پر ایمان لایا۔" (فتح مسیح صفحہ ۳۶)

(۴) "اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں۔ اور عہد کر لیں کہ آئندہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے۔ کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی۔ ورنہ جو کچھ کہیں گے۔ اس کا جواب سنیں گے" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵)

غرضیکہ قرآنی مسیح اور انجیلی یسوع کے دو مختلف حلیے ہیں خدا کے اس برگزیدہ نبی کی ایک قرآنی تصویر ہے۔ اور دوسری انجیلی! اول الذکر سے اس کی شخصیت ایک بے لوث۔ پاک اور مقدس انسان کی معلوم ہوتی ہے۔ مگر مؤخر الذکر اس کا نہایت ہی بھیانک حلیہ پیش کرتی ہے۔ اس مضمون پر مفصل بحث خاکسار نے "تبلیغی پاکٹ بک" میں کی ہے۔ اور پچھلے دنوں بدوملہی کے مناظرہ میں خاکسار نے پادری عبدالحق صاحب کو علی الاعلان چیلنج کیا۔ کہ وہ "انجیلی یسوع کی شخصیت" پر مناظرہ کر لیں۔ چیلنج قبول کرنے کی تو ان کو جرأت نہ ہوئی۔ اور نہ آئندہ

ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ ہاں اتنا کہا۔ کہ "گاندھی جی کہتے ہیں۔ کہ انجیل نے یسوع کی نہایت عمدہ اور پیاری تصویر کھینچی ہے۔" گویا یہ عجیب و غریب "منطقیانہ استدلال" تھا۔ جو "عیسائیوں کے چوٹی کے مناظر" نے تین چار ہزار کے مجمع میں پیش کر کے اپنی فلسفیانہ استعداد کا جنازہ نکالا ؏

توہین مسیح کا الزام لگانے والوں کی حالت

غیر احمدی علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر "مسیح کی توہین" کرنے کا الزام اس کثرت سے لگایا ہے۔ کہ شاید ہی کوئی کتاب ہمارے خلاف لکھی گئی ہو۔ جس میں اس کو دوہرایا نہ گیا ہو۔ مگر آخر حق کی فتح ہوتی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہی علماء جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو توہین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا الزام دیا کرتے تھے۔ جب خود عیسائیوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ تو وہی طریق مدافعت اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ؎

ہر چہ دانا کند۔ کند ناداں۔ لیک بعد از ہزار رسوائی

کتاب تقدیس سید الابرار

مولوی احمد دین صاحب ساکن گکھڑ ان غیر احمدی علماء میں سے ہیں جنہوں نے مخالفت سلسلہ احمدیہ کو اپنی زندگی کا مقصد اور اپنی روزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ کئی سال سے وہ ہمارے ساتھ مناظرے کر رہے ہیں۔ فطرتاً سخت بدزبان اور جھگڑالو واقع ہوئے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے کئی مرتبہ اپنی موجودگی میں انکو اہلحدیث کی نمائندگی کا موقعہ دیا ہے۔ ان مولوی صاحب نے ایک کتاب "تقدیس سید الابرار عن مطاعن الذنادقۃ والکفار" کے نام سے کسی عیسائی کی کتاب "سیرت المسیح والمحمدؐ" کے جواب میں لکھ کر شائع کی ہے۔ اس میں مصنف مذکور نے مجبور ہو کر اسی طریق پر قدم رکھا ہے۔ جس پر آج سے ۴۰ سال قبل خدا کے پیارے مسیح نے رکھا تھا۔ مگر نادانوں نے خدا کے برگزیدہ کے اس طریق کار کی شدید ترین مخالفت کی۔ یہاں تک کہ محض اس وجہ سے اس پر کفر کا فتوےٰ دیدیا۔

چند مثالیں

مولوی احمد الدین صاحب کے رسالہ سے ہم چند عبارتیں نقل کرتے ہیں:۔

(۱) "ناظرین اس بات کا ضرور خیال رکھیں۔ کہ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بھی برحق نبی مانتے ہیں۔ ان کی عزت بھی دوسرے رسولوں کی طرح کرتے ہیں۔ انکی توہین یا کسی اور نبی کی توہین کو کفر جانتے ہیں۔ پس ہم جو اعتراضات کے جواب میں الزاماً حضرت مسیح پر کرینگے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہرگز خیال نہ فرمائیں۔ کیونکہ ہم الزاماً جواب موجودہ انجیل سے دینگے" (۲) ناظرین اس عبارت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبارت مندرجہ بالا اور ترغیب المومنین سے ملا کر دیکھیں) اسی کی نقل معلوم ہوتی ہے۔

(۲) "مسیح نو مہینے ماں کے پیٹ میں رہا۔ حیض کا خون اس کی خوراک رہی۔ اسی رستہ سے پیدا ہوا۔ جسطرح سے تمام انسان پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ماں کے پیٹ میں رہنا بھی سزا کا موجب ہے" (ص ۹)

(۳) "پھر دیکھو مسیح کا نسبنامہ انجیل متی کے باب امیں درج ہے۔ جو کہ بہت ہی گندہ اور فحش الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یہودہ بن یعقوب اور اس کا بیٹا فرص موجود ہیں اسی یہودہ نے اپنی بہو تمر سے زنا کیا۔ اور اس سے فرص پیدا ہوا جو کہ ولد الزنا تھا۔..... اب بھی اگر عیسائی صاحبان مسیح کو پیدائش کے لحاظ سے اوروں سے افضل کہیں۔ تو محض تحکم اور بے انصافی ہے۔" (ص ۱۰)

(۴) "پس مسیح بھی اس الہامی حکم کے ماتحت گنہگار ٹھہرا ایسے شخص کی پیروی سے گنہگار انسان کو نجات کب حاصل ہو سکتی ہے۔ جو خود گنہگار اور لعنتی تھا" (ص ۱۳)

(۵) "طرفہ یہ کہ مسیح نے کبھی خدا سے نیک ہونے کی بھی دعا نہیں کی۔ شاید اس لئے نہ کرتے ہوں گے۔ کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ سولی پر چڑھ کر اس نے چلا چلا کر خدا کو پکارا" "ایلی ایلی لما سبقتنی" (یعنے اے میرے خدا! اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) (متی ۲۷/۴۶) آخر خدا نے بیقراری کے وقت اس کی نہ سنی۔ جزع فزع کرتا ہوا مر ہی گیا" (ص ۱۵)

(۶) "کیا بیگانی عورتوں کے مال سے ناحق بمعہ شاگردوں کے فائدہ اٹھانا حرص دنیاوی اور نفسانی خواہش کو پورا کرنیکے واسطے ان کے مال کا نقصان کرنا دنیادار کا کام نہیں ہے۔؟ یقیناً ہے۔ ترک دنیا کے بھیس میں بیگانی عورتوں کے مال سے گزارہ کرتے رہے۔" (ص ۲۳)

(۷) "اب بتایئے بد خلق عورت سے آنسوؤں کے ساتھ پاؤں دھلانا اور علانیہ شوق سے محبت کا اقرار کرنا صاف عشق اور شہوت پرستی اور نفسانیت نہیں ہے؟" (ص ۲۷)

(۸) "دیکھو یسوع مسیح کا حال جس کے دل میں شیطان کے فریب نے ایسا اثر کیا۔ کہ وہ جہاں چاہتا مسیح کو لے جاتا دیکھو متی ۴ب..... اگر مسیح شیطان کا فریب نہ کھاتا۔ تو وہ اس کے ساتھ ہی نہ جاتا" (ص ۲۹)

(۹) "اس بیان سے مسیح کے اپنے بھائیوں کو فریب دینے اور عہد شکنی کی تصریح ہو گئی۔... لہذا اس سے فریب ثابت ہو گیا۔ پس یاد رہے۔ کہ کسی کو فریب دینا بہ نسبت فریب کھانے کے زیادہ برا ہے" (ص ۴۱)

(۱۰) "موجودہ انجیل سے تو یہ پتہ لگتا ہے یہودی حضرت مسیح کو جھوٹا ثابت کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں"۔ "پس انجیل میں مسیح کی اکثر پیشگوئیاں واقعہ میں پوری نہیں ہوئیں۔ لہذا مسیح سچا نہیں ہے" (ص ۴۴)

(۱۱) "معترض کو یاد رہے۔ کہ مروجہ انجیل ثابت کرتی ہے کہ حضرت مسیح کو خدا کہلانے کا بڑا شوق تھا" "اپنی خدائی ثابت کرنے کے لئے اگلے رسولوں پر جھوٹ باندھا" (ص ۴۵)

(۱۲) "یہ مسیح کی بے صبری کا ایک صریح ثبوت ہے" (ص ۴۶)

(۱۳) "معترض نے رسول صلعم پر تو جھوٹا بہتان لگا دیا۔ اور حضرت داؤد کے فعل پر نظر نہ کی۔ جنہوں نے اوریا کی عورت سے زنا کیا۔ اور اس کو فریب سے جنگ میں بھیج کر قتل بھی کروا دیا (ص ۵۱)

(۱۴) "اب پادری صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ آئندہ بانی اسلام کے حق میں ہجو آمیز کلام کرنے سے باز رہیں۔ تاکہ آپ کے مذہب کی بھی پردہ دری نہ ہو۔ صاحبان! اپنی عزت اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے۔" (ص ۵۴ آخری صفحہ)

اس ضمن میں آخری قابل توجہ امر یہ ہے۔ کہ یہ کتاب "تقدیس سید الابرار" ۱۹۲۹ء میں شائع ہوئی۔ اور اب اس پر چار سال گزر رہے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے یقیناً اس کتاب کو پڑھا سنا ہوگا۔ لیکن آج تک ہماری نظر سے مولوی ثناء اللہ صاحب یا مولوی محمد ابراہیم صاحب یا کسی دیوبندی۔ سہارنپوری۔ بریلوی لدھیانوی یا ندوی مولوی کی طرف سے مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی پر کفر کا فتوے نہیں گزرا۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ ان علماء کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فتویٰ کفر لگانا۔ اور آپ کی مخالفت کرنا اس وجہ سے نہیں۔ کہ حضور کی تعلیم میں نعوذ باللہ فی الواقع کوئی قابل اعتراض امر موجود ہے بلکہ محض خدا کے نبی کے ساتھ مخالفت اور معاندت اس طبعی تقاضا کے ماتحت ہے۔ جس کے مطابق لوگ ہمیشہ سے خدا کے انبیاء کے مخالف رہے۔

پھر یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ان علماء نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس طریق مدافعت کو جس کی وجہ سے انہوں نے خدا کے مسیح پر کفر کا فتوے لگایا تھا آج صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ گو ان کے دل اس کو مان گئے ہیں۔ مگر ان کی زبانیں دل کے ساتھ موافقت کرنے میں دنیا کی طرف سے خطرہ محسوس کرتی ہیں۔ ؎

دل ہمارے ساتھ ہیں گو مونہہ کریں بکسبک ہزار

خاکسار

ملک عبد الرحمٰن خادم بی۔ اے گجراتی

رسولِ مقبولؐ کی نفس کشی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے نبی ہونے کے جو بے شمار دلائل اور بے حد ثبوت پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے۔ کہ اگر آپ معاذ اللہ خدا کی طرف سے نہ تھے تو لامحالہ آپ کا دعوے نفسانی تھا۔ لیکن جب ہم آپ کی زندگی کے واقعات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں کوئی بات بھی نفسانی نہیں پاتے۔ نہ آپ مال جمع کرتے ہیں۔ نہ کھانے میں تکلف ہے۔ نہ پہننے میں۔ نہ آپ کوئی مکان بناتے ہیں۔ نہ کوئی جائداد مہیا کرتے ہیں نہ اپنے نفس کا اعزاز چاہتے ہیں۔ یہ بھی نہیں چاہتے۔ کہ لوگ آپکی آمد پر کھڑے ہوں۔ یا آپ کی مجلس میں کوئی آپ کے سامنے کھڑا رہے۔ نہ آپ کسی کے سلام کے خواہاں ہیں۔ بلکہ گلی میں کھیلتے بچوں تک کو سلام کرنے میں پیشقدمی فرماتے ہیں۔ نہ غریبوں کے ساتھ ملنے سے عار ہے۔ کوئی غریب بلائے۔ تو آپ اس کی دعوت میں جاتے۔ جس غریب کس مپرس کی وفات کی اطلاع دینا بھی لوگ ضروری نہ سمجھتے۔ آپ بعد دفن اسکی قبر پر اس کا جنازہ پڑھتے۔ خاکساری ایسی کہ گدھے پر بغیر کاٹھی کے سواری کر لیتے۔ بادشاہ ہو گئے مگر پیوند لگا کر کپڑے پہنتے۔ اپنی جوتی خود گانٹھ لیتے۔ ایک شخص آپ کے سامنے رعب کے مارے کانپنے لگا۔ تو فرمایا۔ مجھ سے کیوں ڈرتے ہو۔ میں تو ایک غریب عورت کا بیٹا ہوں۔ کسی نے آپ کی بیویوں سے پوچھا کہ آپ گھر میں کیا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ گھر کے کام کاج میں ہمارا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ نماز کے وقت مسجد میں تشریف لے جاتے ہیں۔ مجلس میں جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ جو طیب اور حلال کھانا ملتا کھا لیتے۔ کسی قسم کا تکلف نہ فرماتے۔ خود فرمایا ما انا من المتکلفین وفات کے وقت آپکی زرہ ایک یہودی کے پاس دو من کے قریب غلہ کے عوض گرو پڑی ہوئی تھی۔ جو مال آپ کو ملتا سب غرباء کے لئے وقف تھا حتی کہ آپ کا ورثہ بھی غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اپنے خاندان کے لئے صدقہ وخیرات حرام کر دیا۔ اپنے خاندان سے کسی آدمی کو اپنے بعد سلطنت کے لئے منتخب نہ فرمایا۔ بلکہ دوسرے قبیلہ کے لائق و قابل شخص ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکرؓ کے لئے بطور اشارہ وصیت فرما گئے۔

پس اگر آپ معاذ اللہ نفسانیت رکھتے۔ تو یہ نفس کشی کیوں ہوتی۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ نفسانی تو آپ نہ تھے۔ اور نفسانی نہ ہونا ہی آپ کے سچے اور روحانی ہونے کا ثبوت ہے ؛

(خاکسار سید محمد اسحاق۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب غیر

تعلیم یافتہ یورپ کی توہم پرستی

عیسائیوں کا سب سے اہم مذہبی تیوہار کرسمس ہے جو ۲۴ر دسمبر سے یکم جنوری تک منایا جاتا ہے۔ ۲۵ر دسمبر ان کے ہاں بڑا دن کہلاتا ہے۔ اور کرسمس سے متعلق جملہ رسوم قریبًا اسی روز ادا کی جاتی ہیں۔ السٹریٹیڈ ویکلی ٹائمز آف انڈیا ۲۵ دسمبر ۳۲ء نے اس کے متعلق ایک دلچسپ مضمون شائع کیا تھا۔ جس کے بعض اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ یہ وہ رسوم ہیں۔ جو اس وقت یورپ میں رائج ہیں۔ ان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ یورپ تعلیم میں اس قدر ترقی کرنے کے باوجود کس قدر توہم پرستی میں مبتلا ہے۔

اکاس بیل کے نیچے بوسہ بازی

ہر عیسائی خاندان کا بزرگ اس روز گھر کی تمام چھوٹی بڑی عورتوں کو جن میں ماں بیٹیاں۔ بیوی اور خادمائیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ اکاس بیل کے نیچے جمع کر کے ان سب کا بوسہ لیتا ہے۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ اگر یہ رسم پورے طور پر ادا نہ کی جائے۔ تو آئندہ تمام سال اس گھر میں بلیات اور آفات کا نزول رہتا ہے۔ انگلستان کے بعض حصص میں اس رسم میں یہ اضافہ ہوتا ہے۔ کہ اس بیل کو ۵ر جنوری کی شب تک جلا کر راکھ کر دیا جاتا ہے۔ ورنہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے اس کے نیچے کھڑے ہو کر بوسہ بازی کی۔ سال ختم ہونے سے قبل ایک دوسرے کے دشمن ہو جائینگے۔ ہر عیسائی گھر میں ۲۴ر دسمبر کو اس بیل کا آجانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ پرانے زمانہ میں رابن نامی ایک پرندہ کو بہت مقدس سمجھا جاتا تھا۔ اور یہ بیل اس کی خوراک سمجھی جاتی تھی۔ کرسمس کی تقریب گذر جانے کے بعد کوئی بیل کی قسم کی سبز چیز گھر میں نہیں رہنے دی جاتی حتیٰ کہ جو بیل بوٹے اور ٹہنیاں وغیرہ مکان کی تزئین کے لئے لائی جاتی ہیں۔ انہیں بھی زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ اس خیال کے ماتحت کہ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو گھر بد روحوں کا آماج گاہ بن جائے گا۔

ایام کرسمس میں پیدا ہونیوالا بچہ

کرسمس کے ایام میں پیدا ہونے والا بچہ خوش بخت خیال کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ لڑکا ہو۔ تو دائیں اور لڑکی ہو تو بائیں ران پر سبز بیل کے ساتھ کرید کر ایک نشان بنا دیا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل تک تو یہ بھی رسم تھی۔ کہ نوزائیدہ بچے کو پیدائش سے چھ گھنٹے کے اندر اندر برف پر لڑھکایا جاتا تھا۔ لیکن اسے طبی لحاظ سے مضرت سمجھ کر کچھ عرصہ ہوا ترک کر دیا گیا ہے۔ البتہ بعض علاقوں میں قدامت پسند خاندانوں میں تا حال اس کا رواج پایا جاتا ہے۔

عاشق کا فرض

ہر عاشق کے لئے ضروری ہے کہ کرسمس کے روز اپنی محبوبہ کے مکان تک پا پیادہ جائے۔ اور اس کے مکان کی کھڑکی پر برف کا گولہ پھینکے۔ اور اگر برف باری نہ ہو رہی ہو۔ تو کوئی سنگریزہ یا کنکر وغیرہ پھینکنے پر ہی اکتفا کر لیا جاتا ہے۔ اس کے معنے یہ سمجھے جاتے ہیں۔ کہ اس سے ان کی آئندہ زندگی مسرت و راحت کے ساتھ بسر ہو گی نیز اسی سال ان کی شادی بھی ہو جائے گی۔

کرسمس میں غیر موزون حرکات کی موزونیت

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سونے سے قبل انگیٹھی کے تمام کوئلوں کو بجھا دینا چاہیئے۔ اور اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ شیطان دہکتے ہوئے کوئلوں پر فریفتہ ہے لیکن بجھے ہوئے کوئلوں سے بھاگتا ہے۔ اور اگر رات کو سونے سے قبل انگیٹھی کو ٹھنڈا نہ کر دیا جائے۔ تو چمنی کے رستہ شیطان اندر آگھستا ہے۔ لیکن کرسمس کے ایام میں کوئلوں کو بجھائے بغیر شیطان کی مداخلت سے بے فکر ہو کر سویا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ان ایام میں خواہ کوئلے دہکتے ہوں یا بجھے ہوئے۔ شیطان اندر نہیں آسکتا۔ اسی طرح اور بھی بعض باتیں ہیں۔ جو عام طور پر معیوب خیال کی جاتی ہیں مگر کرسمس کے ایام میں بلا تامل ان پر عمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً جمعہ کے روز ناخن ترشوانا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن اگر کرسمس جمعہ کے دن ہو۔ تو ناخن ترشوانا ایک نیک فال خیال کیا جاتا ہے۔ اور کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کم سے کم ایک ناخن تو ضرور ترشوا لیا جائے۔ اسی طرح سوائے آئرلینڈ کے باقی تمام انگلستان میں سبز رنگ دلہن کے لئے منحوس خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی لڑکی کا بیاہ بڑے دن کو ہو۔ تو وہ بلا تامل سبز رنگ کا لباس زیب تن کر سکتی ہے۔ اور اس میں اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں سمجھا جاتا۔ پھر باکرہ لڑکی کو عام طور پر دیگر مہمانوں کے ساتھ کھانے کی میز پر بیٹھ کر کھانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی لڑکی چاہے تو کرسمس کے ایام میں وہ ایسا کر سکتی ہے۔ اور مہمانوں میں سے کسی کو اگر وہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہیئے۔ تو اس کی بھی اسے اجازت ہے

خاندان کی قسمت کا فیصلہ

آئرلینڈ میں ایک رسم یہ پائی جاتی ہے۔ کہ گھر کے تمام ممبر کرسمس کی شب کو جمع ہوتے ہیں۔ اور گھر کا بڑا ایک موم بتی جلا کر کسی کھڑکی میں رکھ دیتا ہے۔ اور سب کے سب اس کے ارد گرد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ بتی گویا ایک طرح ان لوگوں کی قسمت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر تو وہ بتی جلد بجھ جائے۔ تو سمجھا جاتا ہے۔ کہ گھر میں سے کسی کی موت واقع ہونے والی ہے۔ لیکن اگر وہ کافی عرصہ جلتی رہے تو اس کا مطلب یہ لیا جاتا ہے۔ کہ تمام حاضرین کے لئے خوشحالی اور فارغ البالی کا سال آنے والا ہے۔ جس وقت بتی جلائی جاتی ہے گھر کے تمام لوگوں پر سخت خوف و ہراس طاری ہوتا ہے۔

گڈریوں کی توہم پرستی

انگلستان کے گڈرئے بہت زیادہ توہم پرست واقع ہوئے ہیں۔ ان کی روایت ہے۔ کہ کرسمس کی صبح کو ہر ایک بھیڑ مشرق کی جانب منہ کر کے تین بار سجدہ کرتی ہے۔ ان کا معمول ہے کہ کرسمس کے دن ہر گڈریا اپنی ہر ۵۲ بھیڑوں میں سے ایک کی پشت پر صلیب کا نشان بنا دیتا ہے۔ اور اس سے مقصود یہ ہوتا ہے۔ کہ اس ریوڑ کے لئے آئندہ ۵۲ ہفتے (سالم سال) خیر و عافیت سے گذر جائیں۔

راہب عیسائی عورتوں کا جزیرہ

جزائر یونان میں سے ایک چھوٹا سا جزیرہ ان عیسائی عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو راہبانہ زندگی بسر کرنا چاہیں۔ اور دنیا کے تمام علائق سے رشتہ توڑ کر خلوت گزینی کو پسند کریں حکومت کی طرف سے اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ کوئی مرد اس جزیرہ میں داخل نہ ہونے پائے۔ کیونکہ یہ عورتیں کسی مرد کے چہرہ پر نگاہ ڈالنا بھی گناہ سمجھتی ہیں۔ یہاں ایک قدیم خانقاہ ہے۔ جہاں عورتیں عبادت و ریاضت کرتی ہیں۔ تمام ضروریات زندگی پیدا کرنا بھی انہی کے فرائض میں داخل ہے باہر سے کوئی چیز نہیں لائی جاتی۔ شراب۔ تمباکو حتیٰ کہ گوشت کے استعمال کی بھی انہیں اجازت نہیں۔ صرف نوروز کو مچھلی اور چاول کھا سکتی ہیں۔ باقی سال ان کی غذا نہایت سادہ اور ساگ پات پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو عورت ایک دفعہ اس فرقہ میں شامل ہو جائے۔ وہ پھر کسی صورت میں باہر نہیں جا سکتی۔ ہر سال عورتیں اپنے میں سے ایک خاتون کو اپنا سردار مقرر کرتی ہیں۔ اور صرف وہ ضرورت کے وقت اس جزیرہ سے باہر جا سکتی ہے۔ ؛

ہندوستان میں بعض فرقوں کی خلاف عقل مذہبی عقیدت پر اہل مغرب بہت حیرت و استعجاب کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ اور اس موضوع پر کئی کتب مغربی ممالک میں شائع شدہ موجود ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپا محترمہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ

سیدہ محترمہ مرحومہ کی وفات کا صدمہ دلوں میں ایک نہ مٹنے والی خلش۔ اور طبیعت میں نہ ختم ہونے والی بے چینی پیدا کر گیا ہے۔ آہ! یہ وہ صدمہ ہے جس نے ہماری صنف کی تمناؤں کی لہروں کو ختم کر دیا جس نے ہمارے ولولوں کو مٹا دیا اور آہ جس نے ہماری امنگوں کے آگے ایک پہاڑ کھڑا کر دیا مرحومہ کے ناتواں پیکر میں وہ مستعد دل تھا۔ جو آج ہم اپنی صنف میں ڈھونڈھنے سے نہیں پا سکتیں۔ آپ کو دیکھ کر دل میں ایک خوش کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ اور اپنی پامال شدہ آرزوؤں کی کایا بالکل درخشاں نظر آنے لگتی تھی۔ بہار اور پنجاب کا طور و طریق ایک نمایاں اختلاف تمدن لئے ہوئے ہے۔ مگر میں یہ دیکھ کر محو حیرت رہ گئی۔ کہ سیدہ مغفورہ نے کس سرعت کے ساتھ اس اختلاف کو مٹا دیا۔ اور یہ معلوم کرنا بھی مشکل ہو گیا۔ کہ آپکی پرورش پنجاب سے باہر ہوئی ہے۔ ان کے اسی کمال کو دیکھ کر دیکھنے والی آنکھ یقین دلاتی تھی۔ کہ آپ سے غیر معمولی حالات کا اظہار ہو گا۔ مگر آہ مصلحت خداوندی نے ہماری آرزوؤں کی بساط الٹ دی۔

یہ سچ ہے۔ کہ دنیا بہ امید قائم ہے۔ مگر ہم کس طرح اس بہت بڑی کمی کو۔ اس بے اندازہ نقصان کو۔ اس گراں خسارے کو۔ سکون۔ خاموشی اور آسانی سے برداشت کر سکیں۔ اے خدائے برتر و عالی! آخر ہم تیرے کمزور و ناچار بندوں میں سے بھی صنف ضعیف ہیں۔ تو ہم پر در عنایت وا کر۔ ہماری کمزوری اور ہماری بے مائگی تجھ سے پوشیدہ نہیں۔ پھر یہ آئے دن کے آلام۔ روز افزوں ہجراں نصیبیاں۔ اور آہ یہ نت نئی ناکامیاں! یہ سلسلہ کب تک ہے

رحم کر رحم اے غفور الرحیم! اب نہیں وقت آزمانے کا

اے آپا مرحومہ خدا کی تجھ پر بیش از بیش رحمتیں نازل ہوں تجھ پر فضل خداوندی وسیع ہو۔ اس کی لا متناہی نوازشیں تجھ پر اپنا دامن پھیلائیں۔ کہ تو نے ہمارے لئے اپنی سعی کوششوں میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ بلکہ امکانی طاقتوں سے بڑھ کر سرگرمی دکھائی۔ اور ہمت سے بڑھ کر قدم اٹھائے۔ مگر ہماری تیرہ بختی کو بدلنا تیرے اختیار میں نہ تھا۔ آہ! اے پیاری بہن۔ تو نے اپنی جان شیریں ہماری بہبودی کے لئے وقف مشقت رکھی۔ تو نے اپنے شباب کی حلاوت ہمارے لئے نثار کر دی۔ تو نے اپنی قیمتی زندگی ہماری خاطر نذر الم کی۔ اے پیکر وفا تو نے اپنی زریں حیات کا ہر لمحہ ہمارے خارزار مقدر کو صاف کرنے میں لگائے رکھا۔ آہ تیری اسی مسلسل جد و جہد سے تیری روح کو تھکا کر چور کر دیا۔ اور وہ تاب مقابلہ نہ لاتے ہوئے عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور ہم ناکام تمنا جوں کی توں ہاتھ ملتی رہ گئیں۔ آہ تجھے یوں کھو کر ہمارے ارمانوں پر اور بھی بجلی گر گئی۔ امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ اور تیری جوانا مرگی نے دل بجھا دیئے

اے ہماری جاں نثار بہن! ہم تیری ہی نہیں۔ بلکہ خدا کی بھی ناشکر گزار ٹھہریں گی۔ اگر تیری ان بیش بہا خدمات کا لسانی شکریہ ادا نہ کریں۔ ہمیں اعتراف ہے۔ کہ تیرے احسانات ادا کرنے کے ہم اہل ہیں نہ قابل۔ تاہم تیرے درجات کی بلندی کے لئے بادل حزیں دعا گو ہیں۔ خدارا تو بھی ہمیں اپنی ابدی زندگی میں جنت کی خوشبوؤں میں۔ حوروں کے جلوسوں میں۔ اور بہشت کی فضاؤں میں یاد رکھنا۔ تیری فرقت نے ماہی بے آب بنا رکھا ہے۔ اور ہم بدستور کوچہ امید و بیم میں سرگراں ہیں۔ اے پیاری بہن کچھ پاس کرنا اس اپنی مظلوم جنس کا۔ اور معاف کرنا ہمارے قصوروں کو۔ بالآخر اس حقیر بہن کا پرسوز پر درد تشکر قبول فرما۔ خدا کی تجھ پر ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں۔ آمین ثم آمین

احقرہ امۃ الحفیظ شمیم سول ہاسپٹل سیلین اپر برہما

حصہ داران دار الانوار کو ضروری یاددہانی

حسب فیصلہ ریزولیوشن ۴۹ کمیٹی دار الانوار ہر حصہ دار کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ سالانہ فی حصہ علاوہ معمولی قسط کے سات روپیہ مشترکہ اغراض و اخراجات دفتر کے لئے ادا کرتا رہے۔ فیصلہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ "اغراض مشترکہ کے لئے زمین کی خرید اور عمارتوں کے اخراجات کے لئے ہر حصہ پر پانچ روپے سالانہ ہر حصہ دار سے وصول کئے جائیں گے۔ اسی طرح دو روپیہ فی حصہ ہر حصہ دار انتظامی اخراجات کے لئے سالانہ وصول کئے جائیں گے۔ یہ سات روپیہ کی رقم دو قسطوں میں یعنی چار روپیہ فروری کے حصہ کے ساتھ اور تین روپیہ اگست کے حصہ کے ساتھ وصول کئے جائیں گے" مندرجہ بالا فیصلہ کے ماتحت فروری کی قسط کے ساتھ ۴ روپیہ زائد ہر حصہ دار سے وصول کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اگست کی قسط کے ساتھ تین روپیہ زائد ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ یعنے بجائے پچیس روپیہ کے اگست میں اٹھائیس روپیہ ارسال فرمائیں۔ (برکت علی خان سکرٹری کمیٹی دار الانوار)

احمدیوں کے لئے چندہ کشمیر ادا کرنا لازمی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے تازہ ارشاد چندہ کشمیر سے احباب پر یہ واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ یہ چندہ بھی ہر جماعت اور ہر احمدی پر لازمی ہے۔ لیکن بعض جماعتوں اور افراد کی طرف سے جو کہ ماہوار چندہ ادا کرتے ہیں۔ اس میں چندہ کشمیر بالکل نہیں ہوتا۔ ایسے احباب کو خطوط کے ذریعہ لکھا جاتا ہے۔ کہ چندہ کشمیر بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں باقاعدہ اور باشرح ادا کریں۔ پس ہر جماعت اور ہر فرد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ چندہ کشمیر بھی ادا کرے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ احباب اس فرض کو فراموش نہ فرمائیں گے۔ (خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

ساز فطرت

بیاں کیا کیجئے تنہایئے ایام خلوت کو
کرینگے ذوق گمنامی میں ہم کیا نام و شہرت کو

نسیم صبح سے ہر دم دماغ جاں معطر ہے
مہیا ہو رہے سامان عشرت ہیں طبیعت کو

مجھے آب و ہوائے باغ کی حاجت نہیں رہتی
بہار داغ دل کی سیر کافی ہے مسرت کو

نواسنجان گلشن کیوں نہ سنکر وجد میں آئیں
مرے نالے جو جاتے ہیں لئے اک ساز فطرت کو

بہت آوارگی سے جان جاں صحرا بھی تنگ آیا
نگاہ لطف شاید دور کر دے میری وحشت کو

ترا ہی حسن ہے جلوہ فگن سارے حسینوں میں
بسایا ہر حسیں نے دل میں ہے تیری محبت کو

دل رفتہ نہیں باز آئے گا ہرگز محبت سے
بدل ڈالے کوئی کیسے تباہ دل کی حالت کو

اگر جاناں کو ہم چھوڑیں تو جاں ابھی ساتھ چھوڑیگی
لگے آگ اے مرے ناصح تمہاری اس نصیحت کو

کبھی تو خون عاشق رنگ لائیگا اے ظالم
تماشا دیکھنے تم بھی تو آؤ گے قیامت کو

یہ آمد کس مہ خوباں مبارک پے کی ہے یارب
کیا ہے جس نے روشن از سر نو دین و ملت کو

یہ نور آسمانی ہے۔ جو چھایا ساری دنیا پر
مٹا ڈالا ہے اس نے سب جہاں سے نام ظلمت کو

جری اللہ محبوب خدا کا روئے تاباں ہے
دکھاتا ہے عجب انداز سے شان نبوت کو

دل آویز و دل آرام جاں ہے انکی سب باتیں
ذرا دیکھو عبارت کو اشارت کو لطافت کو

تمہاری عقل کو کیا ہو گیا لوگو! تعجب ہے
نشاں دیکھے بہت پھر بھی نہیں دیکھا صداقت کو

حقیقت کو وہی پہنچے جنہوں نے حق کو پہچانا
وہی سمجھے حقیقت میں جو سمجھے اس حقیقت کو

جنون عشق میں بے آبرو ہونا بصد خواری
متاع ہر دو عالم بھی نہ پہنچے اس کی قیمت کو

مسیحا! ایک دنیا منتظر ہے جنبش لب کی
ذرا انفاس قدسی سے دکھا اعجاز قدرت کو

خاکسار سید ابو الحسن، قدسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ میں اشاعت اسلام

احمدی مبلغین کی چند سالہ کوششوں کے شاندار نتائج

مولوی نذیر احمد صاحب سابق مبلغ افریقہ نے اس ٹی پارٹی میں جو ان کی آمد کی خوشی میں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے طلباء نے دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ شکریہ ادا کرنے کے بعد افریقہ میں اشاعت اسلام کے متعلق مختصر طور پر جو کوائف پیش کئے۔ وہ نہایت ہی خوش کن اور شاندار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

میرے نزدیک اس قسم کی تقریب کا مقصد جہاں یہ ہے کہ بچھڑے ہوئے بھائی مل کر خوش ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں۔ وہاں یہ بھی ہے۔ کہ احباب کے سامنے وہ کام رکھا جائے۔ جو مشن نے کیا ہو۔ اس لئے میں مختصر طور پر چند باتیں افریقہ میں تبلیغ احمدیت کے متعلق عرض کرتا ہوں

گولڈ کوسٹ کے عام حالات

علاقہ گولڈ کوسٹ افریقہ کے شمال مغربی حصہ میں واقع ہے۔ اور وہاں جانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے فرانس اٹلی۔ یا انگلینڈ جائیں۔ اور پھر آگے روانہ ہوں۔ یہاں سے قریباً ۲۳ دن کا یہ سفر ہے۔ افریقہ کے شمال مغرب میں اور بھی علاقے ہیں۔ جن میں سے نائیجیریا بہت مشہور ہے۔ وہاں بھی احمدیہ جماعت ہے۔ لیکن یہ علاقہ گولڈ کوسٹ سے علیحدہ ہے۔ میں اس وقت صرف گولڈ کوسٹ کے متعلق ذکر کرونگا چونکہ یہ علاقہ ہندوستان سے بہت دور ہے۔ اس لئے وہاں ہندوستانیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ چند ایک تاجر ہیں وہاں کچھ تو آبادی اصل باشندوں کی ہے۔ اور کچھ ان لوگوں کی جو دوسرے ممالک سے آکر وہاں آباد ہو گئے۔ وہاں کے اکثر باشندے کاشتکار ہیں۔ کوکو کی کاشت ہوتی ہے اور اسی پر ان لوگوں کا گزارہ ہے۔ زبانیں وہاں ہر ضلع کی علیحدہ ہیں۔ اور بعض ضلعوں میں ایک سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ انگریزی وہاں کے تعلیم یافتہ لوگ بولتے ہیں۔ اور تبلیغ بھی انگریزی زبان میں ہی کی جاتی ہے۔ جب میں دیہاتوں میں تبلیغ کے لئے جاتا۔ تو وہاں کی زبان جاننے والا ترجمان ساتھ ہوتا۔ میں انگریزی میں تقریر کرتا اور وہ ترجمہ کر کے لوگوں کو سناتا جاتا۔ عربی کم بولی جاتی ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو مراکو سے تجارت کے لئے آئے ہوں۔ بہت کم لوگ عربی جانتے ہیں۔ نظام حکومت یہ ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں۔ گورنمنٹ انگریزی ان ریاستوں کے راجاؤں کے ذریعہ حکومت کرتی ہے۔ حکومت کے تعلقات ہماری جماعت سے بہت اچھے ہیں مولانا نیر صاحب کو ابتداء میں وہاں حکام کی طرف سے تکالیف اٹھانی پڑیں۔ مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو بھی مشکلات پیش آئیں۔ لیکن اب حکومت کی روش اچھی ہے۔ گو عیسائی مشنریوں کا ہمارے خلاف اثر ہوتا ہے۔ ذرائع آمد و رفت یہ ہیں۔ کہ ریلوں کی کمی کی وجہ سے لاریوں اور موٹروں پر سفر کیا جاتا ہے۔ پیدل بھی چلنا پڑتا ہے۔ لوگ وہاں کے بت پرست ہیں۔ اور وہم پرست بھی۔ عیسائی بھی ہیں۔

تبلیغ عیسائیت

عیسائی مشنری وہاں قریباً دو سو سال سے کام کر رہے ہیں۔ ان کی تبلیغ کا بڑا ذریعہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ملک کے مختلف حصوں میں سکول کھولے ہوئے ہیں۔ جن میں بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اور عیسائیت سکھائی جاتی ہے۔ وہاں کے تمام کے تمام سکول عیسائی مشنریوں کے ماتحت ہیں گورنمنٹ کے سکول اس سارے علاقہ میں جو پنجاب کے برابر ہے۔ صرف چار پانچ ہیں۔ باقی سکولوں میں انجیل پڑھائی جاتی ہے۔ اور عیسائی بنایا جاتا ہے۔ اس لئے سب پڑھے لکھے لوگ عیسائی ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ وہاں کوئی تعلیم نہیں حاصل کر سکتا۔ جب تک عیسائی نہ ہو۔ یورپ کی رسم و رواج کو ان لوگوں میں رائج کیا جا رہا ہے۔ اس طرح انہیں عیسائی بنایا جاتا ہے۔ عیسائیت کے متعلق لیکچر وغیرہ بہت کم دئے جاتے ہیں۔

احمدی مبلغین کا طریق تبلیغ

ہمارا طریق تبلیغ یہ ہے کہ ہم دورے کرتے ہیں مبلغ لیکچر دیتا ہے۔ اخبارات میں مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ ٹریکٹ لکھے جاتے ہیں۔ ہمارے پانچ سکول ہیں۔ جن میں ۶۹۳ لڑکے میری روانگی کے وقت پڑھتے تھے۔ ان مدارس میں پانچ احمدی اور آٹھ عیسائی استاد ہیں۔ پڑھے لکھے مسلمان نہ ملنے کی وجہ سے ہم مجبور ہیں۔ کہ عیسائی استاد رکھیں۔ جو عام تعلیم دیتے ہیں۔ ان سکولوں میں عربی اور دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ عیدین کے موقعہ پر سکولوں کے ہوشیار لڑکے مختلف مقامات پر اس لئے بھیجے جاتے ہیں۔ کہ وہاں نماز پڑھائیں۔ بچے اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور عیسائیوں سے مباحثات بھی کر لیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تعداد اور نظام جماعت

اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ اور چھ ہزار کے درمیان ہے۔ ان میں سے اکثر مولانا نیر صاحب اور مکرم حکیم صاحب کے زمانہ میں داخل سلسلہ ہوئے۔ مختلف مقامات میں قائم شدہ احمدی جماعتوں کی تعداد ساٹھ ۶۰ ہے۔ ہر جماعت کا ایک امام الصلوٰۃ اور امیر مقرر ہے۔ سارے علاقہ میں تبلیغ کرنے والے تنخواہ دار مبلغ آٹھ کام کر رہے ہیں۔ سارا علاقہ چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر حصہ میں مبلغ متعین ہوتے ہیں۔ یہ آٹھ مبلغ وہاں کے ہی باشندے ہیں۔ اور عمدگی سے کام کر رہے ہیں چندہ عام طور پر لوگ دیتے ہیں۔ مکرم حکیم صاحب کی کوشش سے ان لوگوں میں چندہ ادا کرنے کا خیال پختہ ہو چکا ہے۔ اور ان کو معلوم ہے۔ کہ چندہ دینا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے عام طور پر ایک شلنگ (دس آنے) ماہوار چندہ ادا کرتے ہیں بعض دس شلنگ تک بھی دیتے ہیں۔ اور بعض ایک شلنگ سے کم بھی۔ ۱۹۲۹ء سے لے کر اس وقت تک کہ میں وہاں رہا۔ جو کام ہوا ہے۔ وہ یہ ہے۔ ۳۰-۲۹ء میں ۲۴۴۳ ۳۱-۳۰ء میں ۴۸۰۳ ۳۲-۳۱ء میں ۱۱۱۹ اور اپریل ۳۳ء تک ۸۴۷ افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ہمارے پانچ سکولوں میں سے ایک کو گرانٹ ملتی ہے۔ یہ سکول سالٹ پانڈ میں ہے۔ اور مکرم حکیم صاحب نے قائم کیا تھا۔

شکریہ

یہ مختصر سا ذکر ہے۔ اس کے بعد پھر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے تھوڑا بہت کام کرنے کی توفیق دی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ حضور نے مجھے اس کام کے لئے منتخب کرنے کا اعزاز بخشا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بینظیر تحفہ!

قیمت فی تولہ ۲ روپے — **سُرمہ نور رجسٹرڈ** — بیحد مفید تجربہ

اطباء۔ ڈاکٹر عوام الناس۔ رؤسائے امراء اور ہندوستان کی بڑی بڑی ریاستوں بلکہ دُنیا کے کناروں تک اپنی صداقت و فوائد کے باعث وسیع ہو چکا ہے

جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب**

لڑکی یا لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این ٹی۔ ڈھلن صاحب ایم۔ آر سین آئی دغیر لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام پانچ روپے (صرف) احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔

المشتہر:۔ ایم۔ نواب الدین مینیجر محبوب اولاد نرینہ میانی محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اردو شارٹ ہینڈ

مختصر نویسی کے مستند ماہر و شہرہ آفاق استاد مسٹر جی ایم مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس۔ ڈی۔ (انگلینڈ) ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم (پیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج کی تازہ تصنیف صرف دس آسان سبق کوزہ میں دریا پراسپکٹس و نمونہ سبق **مفت**

مینجر انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ پنجاب

ضرورت رشتہ

لڑکا احمدی مبائع عمر قریباً ۳۰ سال قوم ترکھان۔ اچھا کاری گر ہے۔ ڈیڑھ روپیہ روزانہ کما لیتا ہے۔ اس کے لئے رشتہ درکار ہے۔ پہلی بیوی فوت شدہ ہے۔ لڑکی نیک احمدی امور خانہ داری سے واقف ہو۔ زیور کے علاوہ ایک ہزار روپیہ نقد ہے۔ ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ضلع لائلپور میں کام کرتا ہے۔ خط و کتابت معرفت

محمد شفیع جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ جڑانوالہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کے مضمون مندرجہ الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء سے چند فقرات **علاج بائیو کیمک یا اکیس بارہ نمک** کے متعلق ملاحظہ ہوں۔ حضور فرماتے ہیں۔ بارہ نمکوں کی ایجاد نے علاج کو ایسا آسان کر دیا..... اور صرف ان بارہ معدنی اجزاء کے ذریعہ جن سے انسانی جسم بنا ہے۔ تمام بیماریوں کا علاج ممکن ہو گیا۔

بائیو کیمک یا اکیس بارہ نمک کی بارہ ادویہ میں سے بہترین کارخانہ سے مہیا کی ہیں

غریب اور نادار کے لئے یہ ادویہ ایک نعمت عظمیٰ ہیں۔ کیونکہ زود اثر اور کم خرچ ہیں۔ جو دوست قیمتی علاج اور ڈاکٹروں کے بل کی قیمت ادا نہیں کر سکتے۔ خاص طور سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں میں نے امراض دیرینہ میں بہت استعمال کرائیں۔ بفضل خدا شفا ہی ہوئی۔ قیمتی دواؤں سے بہتر ثابت ہوئیں۔ مریض کو نہ تو تیاری کی دقت اور نہ کھانے میں بدمزہ نیچے۔ بڑے بوڑھے سب پر اثر کرتی ہیں۔ ضرورت مند تجربہ کریں۔ حکم ربی ہوگا تو شفا ہی ہوگی۔

ایم ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا اور ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب اور آزمودہ گولیاں اور گزشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں اور جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔ نوٹ:۔ علاوہ ازیں ہماری دواخانہ سے تمام ادویا برائے امراض مخصوص مردان و زنان و دافع طاقت اور امراض چشم بہت رعایت سے مل سکتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

ضرورت مجوزہ کرایہ

۱۔ دو کنال قطعہ زمین سٹیشن ریلوے سے مغربی جانب بالکل قریب جس کے متعلق ایک بڑی سڑک شہر تک بنانے کی تجویز ہے۔ ۵۰ روپے میں دی جا سکے گی۔ یہ زمین بوجہ قرب منڈی و ریلوے سٹیشن بہت قیمتی ہو رہی ہے۔

۲۔ ایک دکان نئے بازار میں بھائی محمود احمد صاحب و چوہدری حاکم الدین صاحب کی دکان کے پاس اور پرانے اڈے پر ایک ۹ مرلہ کی زمین و مکان جس میں آج کل مشین دا انجن نصب ہے۔ دونوں اکٹھے چھ سو روپیہ میں رہن ملتے ہیں۔ چھ روپیہ ماہوار کرایہ آتا ہے۔ الگ الگ معاملہ نہ ہوگا۔

۳۔ ایک مکان پختہ و خام جس میں کنواں بھی ہے۔ اس شارع عام پر جو مہمان خانہ سے پرانے اڈے کو جاتا ہے۔ خان صاحب گلگتی کے مکان کے مقابل آٹھ سو روپے میں رہن یا پانچ روپے کرایہ ماہوار ہے۔ یہ مکان خریدا بھی جا سکتا ہے۔ جس کے لئے بوجہ محفوظ و با موقع نادر موقع ہے۔ اہل حاجت بہت جلد خط و کتابت سے معاملہ طے کر لیں۔

خط معرفت دفتر

مینیجر الفضل۔ قادیان

ایک گریجوایٹ کی ضرورت

ضلع حصار میں ایک معزز تاجر دوست کو اپنے لڑکے کے لئے ایک گریجوایٹ ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔ جو بچہ کو اسی سال میٹرکولیشن کے امتحان کی طیاری کرا سکے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام مفت کر دیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب جلد سے جلد اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ اور جو کم سے کم تنخواہ منظور ہو۔ اس سے بھی اطلاع دیں۔

ناظر امور خارجہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب فرقہ دارانہ فارمولا جس پر کونسل کے مسلم اراکین شملہ میں غور و خوض کر رہے تھے۔ ۳۰ جولائی کو اس بنا پر مسترد کر دیا گیا۔ کہ اس کے ذریعہ مختلف اقوام میں سمجھوتہ ہونا ناممکن ہے۔

گاندھی جی نے سابرمتی آشرم کے متعلق بمبئی گورنمنٹ کو جو خط لکھا تھا۔ احمد آباد سے ۳۰ جولائی کی اطلاع ہے کہ اس کا جواب انہیں موصول ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ نے صرف یہ لکھا ہے۔ کہ خط موصول ہو گیا ہے۔ عنقریب گاندھی جی اس سلسلہ میں گورنمنٹ کے ساتھ اپنی تمام خط و کتابت پریس کے حوالے کرنے والے ہیں۔

بمبئی کے ایک ہندو تاجر نے بلدیہ احمد آباد کو اس غرض سے پچاس ہزار روپیہ کی پیش کش کی ہے۔ کہ اگر حکومت بمبئی گاندھی جی کے آشرم کی لائبریری لینے سے انکار کر دے۔ تو بلدیہ کی طرف سے اسے خرید لیا جائے۔

دریائے کاویری (سی پی) میں کثرت باراں کے باعث ۲۹ جولائی کو خوفناک سیلاب آ گیا۔ جس سے تین صد مکانات بہہ گئے۔ دو ہزار نفوس بے خانماں ہو گئے۔ اور دو جانیں بھی نذر آب ہو گئیں۔

سی پی لیجسلیٹو کونسل میں ۲۹ جولائی کو چیف سیکرٹری نے بیان کیا۔ کہ جون ۱۹۳۲ء لغایت جون ۱۹۳۳ء تک تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۳۳۵۹ اشخاص کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں جن میں سے ۲۸۲۴ کو سزائیں ہوئیں۔ جرمانہ کی کل میزان ایک لاکھ ۲۶۰۳ ہے جس میں سے ۲۹ ہزار معاف کر دیا گیا۔ سات قیدیوں کو سزائے تازیانہ ہوئی۔

الور سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ علاقہ تجارا میں اہیروں اور میواتیوں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں میں پھر فساد شروع ہو گئے ہیں اور قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔

احمد آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گاندھی جی جب آشرم کو خالی کرینگے۔ تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت موضع راس میں چلے جائینگے۔ یہ وہ گاؤں ہے جہاں ۱۹۳۰ء میں نمک ستیہ گرہ شروع کرنے کے لئے ڈانڈی جاتے ہوئے رستہ میں گاندھی جی نے پہلا قیام کیا تھا۔ یہ گاؤں گاندھی جی کے عقیدتمندوں کا ہے۔

تحریک خاکساران کے ۸ ممبر لاہور سے ۲۸ جولائی کو بعزم حج پیدل روانہ ہوئے۔

استنبول سے ۳۰ جولائی کا فری پریس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۲۹ کو افغانستان کے سابق شاہ امان اللہ خاں نے ترکی کے ڈکٹیٹر مصطفیٰ کمال پاشا سے طویل ملاقات کی بحث کے موضوع کے متعلق نہایت رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں افغانستان کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے سال حال کے امتحان تاریخ میں جو طلباء اول درجہ پر کامیاب ہوئے۔ ان میں ایک نابینا لڑکی مس ہیزل ونٹر بھی شامل ہے جو پیدائشی نابینا ہے۔

نازی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص حکومت کے خلاف کسی سازش میں حصہ لیتا پکڑا جائے گا۔ نیز وہ جرمن جو جرمنی سے باہر رہ کر ہٹلر کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ان تمام کو جرمنی کے حقوق شہریت سے محروم کر دیا جائیگا۔ اور ان کی جائداد ضبط کر لی جائے گی۔

امریکن گورنمنٹ نے شکاگو کو ڈاکوؤں کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے زبردست انتظام شروع کر دیا ہے اور ان کے ساتھ سازباز رکھنے کے الزام میں کئی سرکردہ اشخاص کو گرفتار کر لیا اور کئی اشخاص کے نام وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔

انگلینڈ میں نازی ازم کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے نازی پروپیگنڈسٹ زبردست جدوجہد کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ویسٹ اینڈ کے ہوٹل میں ہیڈ کوارٹر قائم کر دیا ہے۔ پروگرام کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ سکولوں کے اندر ہٹلری لٹریچر کی اشاعت کی جائے۔ اس مطلب کے لئے نازی لٹریچر کا انگریزی میں ترجمہ کیا جانے والا ہے۔

پارلیمنٹ کی چار لیڈی ممبران کا ایک خط ٹائمز آف لنڈن میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے ہندوستانی خواتین کے حق رائے دہندگی کے متعلق پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے سر سیموئل ہور کی شہادت کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ عورت ووٹر کم از کم مرد ووٹروں کا ۱/۵ حصہ ہونی چاہئیں۔

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے روبرو شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ یورپ کے دوران میں ہندوستان نے ایک سو ملین روپیہ بطور امداد پیش کیا تھا۔

بمبئی سے ۳۰ جولائی کی خبر ہے کہ ہندوستان سے ۱۰۱ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ کا مزید سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔

وی پی الفضل کے

احباب کرام کو بذریعہ الفضل نمبر ۱۱ مورخہ ۲۵ جولائی نام بنام اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ آپ کا چندہ سالانہ ختم ہے اس لئے اگست کے پہلے ہفتہ ان سب کے نام وی پی روانہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ وی پی کے زائد خرچ ۵ر سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو اس تاریخ سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی بھیج کر ممنون فرمائیں۔ نیز اس موقعہ پر اکثر اخبار بوجہ انکاری وی پی بند ہو جایا کرتے ہیں۔ میں ناظرین سے التجا کرتا ہوں کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کا خاص خیال رکھیں۔ ہر وی پی وصول کر لیا جائے اور مزید برآں دوسروں کو بھی خریدار بنائیں۔ (مینیجر الفضل)

گاندھی جی نے ۳۱ جولائی کو سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ بمبئی گورنمنٹ کو تار ارسال کیا۔ کہ میں منگلوار کی صبح ۹ بجے آشرم خالی کر دونگا۔ اور اگر آزاد رہا تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مارچ کرونگا۔ فی الحال میرا منزل مقصود موضع راس ہوگا۔ جہاں جا کر میں لوگوں کو کانگرس کے تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کی ہدایت کرونگا۔ اگر ہم وہاں پہنچ گئے تو اس کے بعد آگے بھی جائیں گے اور ہر گاؤں میں یہ پیغام پہنچائینگے۔ میرے ساتھ سولہ عورتیں اور سولہ مرد ہیں۔ اگر میں مارچ شروع ہونے سے پہلے ہی مر گیا تو میرے ساتھی مارچ کو جاری رکھیں گے۔ مسٹر دیوی داس گاندھی اس مہم میں اپنے باپو کے ساتھ شامل نہیں ہوئے۔ بلکہ بیوی کو لے کر دہلی جا رہے ہیں۔ گاندھی جی نے اپنے ایک بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ ہمارے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہوگا۔ اس لئے جو کچھ روکھا سوکھا کھانا گاؤں کے باشندے ہمیں دینگے۔ وہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔ احمد آباد سے آخری اطلاع مظہر ہے کہ آشرم خالی کر دیا گیا۔ اور وہاں الو بول رہا ہے۔

جاپانی اور مانچوکی افواج نے پیکین کی ایک اطلاع کے مطابق پھر چینی فوجوں پر حملہ کر دیا ہے اور چین اور جاپان میں جنگ چھڑ گئی ہے۔

سرحد کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کوٹ کئی اور کھار کے مقام پر بمباری کے سلسلہ میں جب ہوائی جہاز وں سے نوٹس تقسیم کئے جا رہے تھے۔ تو سرحدیوں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ اس صورت [illegible] حالات سے متاثر ہو کر مزید برٹش افواج وہاں بھیج دی گئی ہیں۔ مگر فی الحال صرف ہندوستانی فوجیں جنگ میں حصہ لینگی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب فرقہ وارانہ فارمولا جس پر کونسل کے مسلم اراکین شملہ میں غور و خوض کر رہے تھے۔ ۳۰ جولائی کو اس بنا پر مسترد کر دیا گیا۔ کہ اس کے ذریعہ مختلف اقوام میں سمجھوتہ ہونا ناممکن ہے۔

گاندھی جی نے سابرمتی آشرم کے متعلق بمبئی گورنمنٹ کو جو خط لکھا تھا۔ احمد آباد سے ۳۰ جولائی کی اطلاع ہے کہ اس کا جواب انہیں موصول ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ نے صرف یہ لکھا ہے۔ کہ خط موصول ہو گیا ہے۔ عنقریب گاندھی جی اس سلسلہ میں گورنمنٹ کے ساتھ اپنی تمام خط و کتابت پریس کے حوالے کرنے والے ہیں۔

بمبئی کے ایک ہندو تاجر نے بلدیہ احمد آباد کو اس غرض سے پچاس ہزار روپیہ کی پیش کش کی ہے۔ کہ اگر حکومت بمبئی گاندھی جی کے آشرم کی لائبریری لینے سے انکار کر دے۔ تو بلدیہ کی طرف سے اسے خرید لیا جائے۔

دریائے کامیتی (سی پی) میں کثرت باراں کے باعث ۲۹ جولائی کو خوفناک سیلاب آگیا۔ جس سے تین صد مکانات بہہ گئے۔ دو ہزار نفوس بے خانماں ہو گئے۔ اور دو جانیں بھی نذر آب ہو گئیں۔

سی پی لیجسلیٹو کونسل میں ۲۹ جولائی کو چیف سیکرٹری نے بیان کیا۔ کہ جون ۱۹۳۲ء لغایت جون ۱۹۳۳ء تک تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں ۵۹۳۳ اشخاص کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں جن میں سے ۴۸۲۲ کو سزائیں ہوئیں۔ جرمانہ کی کل میزان ایک لاکھ ۲۶۰۹۳ ہے جس میں سے ۲۹ ہزار معاف کر دیا گیا۔ سات قیدیوں کو سزائے تازیانہ ہوئی۔

الور سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ علاقہ تجارا میں اہیروں اور میواتیوں یعنی ہندوؤں اور مسلمانوں میں پھر فساد شروع ہو گئے ہیں اور قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔

احمد آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گاندھی جی جب آشرم کو خالی کریں گے۔ تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت موضع راس میں چلے جائینگے۔ یہ وہ گاؤں ہے جہاں ۱۹۳۰ء میں نمک ستیہ گرہ شروع کرنے کے لئے ڈانڈی جاتے ہوئے راستہ میں گاندھی جی نے پہلا قیام کیا تھا۔ یہ گاؤں گاندھی جی کے عقیدت مندوں کا ہے۔

تحریک خاکساران کے ۸۰ ممبر لاہور سے ۲۸ جولائی کو بعزم حج پیدل روانہ ہوئے۔

اسٹنبول سے ۳۰ جولائی کا فری پریس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۲۹ کو افغانستان کے سابق شاہ امان اللہ خان نے ترکی کے ڈکٹیٹر مصطفیٰ کمال پاشا سے طویل ملاقات کی جس کے موضوع کے متعلق نہایت راز داری سے کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس ملاقات میں افغانستان کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر غور کیا گیا۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے سال حال کے امتحان تاریخ میں جو طلباء اول درجہ پر کامیاب ہوئے۔ ان میں ایک نابینا لڑکی مس ہیزل ونٹر بھی شامل ہے جو پیدائشی نابینا ہے۔

نازی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص حکومت کے خلاف کسی سازش میں حصہ لیتا پکڑا جائے گا۔ نیز وہ جرمن جو جرمنی سے باہر رہ کر ہٹلر کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ ان تمام کو جرمنی کے حقوق شہریت سے محروم کر دیا جائیگا۔ اور ان کی جائداد ضبط کر لی جائے گی۔

امریکن گورنمنٹ نے شکاگو کو ڈاکوؤں کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے زبردست انتظام شروع کر دیا ہے اور ان کے ساتھ ساز باز رکھنے کے الزام میں کئی سرکردہ اشخاص کو گرفتار کر لیا اور کئی اشخاص کے نام وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔

انگلینڈ میں نازی ازم کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے نازی پروپیگنڈسٹ زبردست جدوجہد کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ویسٹ اینڈ کے ہوٹل میں ہیڈ کوارٹر قائم کر دیا ہے۔ پروگرام کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ سکولوں کے اندر ہٹلری لٹریچر کی اشاعت کی جائے۔ اس مطلب کے لئے نازی لٹریچر کا انگریزی میں ترجمہ کیا جانے والا ہے۔

پارلیمنٹ کی چار لیڈی ممبران کا ایک خط ٹائمز لنڈن میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے ہندوستانی خواتین کے حق رائے دہندگی کے متعلق پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے سر سیموئل ہور کی شہادت کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ عورت ووٹر کم از کم مرد ووٹروں کا ½ حصہ ہونی چاہئیں۔

سر سیموئل ہور وزیر ہند نے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے روبرو شہادت دیتے ہوئے کہا۔ کہ جنگ یورپ کے دوران میں ہندوستان نے ایک سو ملین روپیہ بطور امداد پیش کیا تھا۔

بمبئی سے ۳۰ جولائی کی خبر ہے کہ ہندوستان سے

وی پی الفضل کے

احباب کرام کو بذریعہ الفضل نمبر ۱۱ مورخہ ۲۵ جولائی نام بنام اطلاع دی جا چکی ہے۔ کہ آپ کا چندہ سالانہ ختم ہے اس لئے اگست کے پہلے ہفتے ان سب کے نام وی پی روانہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ وی پی کے زائد خرچ ۵ر سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو اس تاریخ سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی بھیج کر ممنون فرمائیں۔ نیز اس موقعہ پر اکثر اخبار بوجہ انکاری وی پی بند ہو جایا کرتے ہیں۔ میں ناظرین سے التجا کرتا ہوں کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کا خاص خیال رکھیں۔ ہر وی پی وصول کر لیا جائے اور مزید برآں دوسروں کو بھی خریدار بنائیں۔ (مینیجر الفضل)

۱۹ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ کا مزید سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا ہے۔

گاندھی جی نے ۳۱ جولائی کو سکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ بمبئی گورنمنٹ کو تار ارسال کیا۔ کہ میں منگلوار کی صبح ۹ بجے آشرم خالی کر دونگا۔ اور اگر آزاد رہا تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مارچ کرونگا۔ فی الحال میرا منزل مقصود موضع راس ہوگا۔ جہاں جا کر میں لوگوں کو کانگرس کے تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کی ہدایت کرونگا۔ اگر ہم وہاں پہنچ گئے تو اس کے بعد آگے بھی جائیں گے۔ اور ہر گاؤں میں یہ پیغام پہنچائینگے۔ میرے ساتھ سولہ عورتیں اور سولہ مرد ہیں۔ اگر میں مارچ شروع ہونے سے پہلے ہی مر گیا تو میرے ساتھی مارچ کو جاری رکھیں گے۔ مسٹر دیو داس گاندھی اس مہم میں اپنے باپو کے ساتھ شامل نہیں ہوئے۔ بلکہ بیوی کو لے کر دہلی جا رہے ہیں۔ گاندھی جی نے اپنے ایک بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ ہمارے پاس ایک پیسہ بھی نہیں ہوگا۔ اس لئے جو کچھ روکھا سوکھا کھانا گاؤں کے باشندے ہمیں دینگے۔ وہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائیگا۔ احمد آباد سے آخری اطلاع مظہر ہے کہ آشرم خالی کر دیا گیا۔ اور وہاں الّو بول رہا ہے۔

جاپانی اور مانچو کی افواج نے پیکن کی ایک اطلاع کے مطابق پھر چینی فوجوں پر حملہ کر دیا ہے اور چین اور جاپان میں جنگ چھڑ گئی ہے۔

سرحد کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کوٹ کئی اور کھار کے مقام پر بمباری کے سلسلہ میں جب ہوائی جہاز سے نوٹس تقسیم کئے جا رہے تھے۔ تو سرحدیوں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کی۔ مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ اس صورت حالات سے متاثر ہو کر مزید برٹش افواج وہاں بھیج دی گئی ہیں۔ مگر فی الحال صرف ہندوستانی فوجیں جنگ میں حصہ لینگی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی